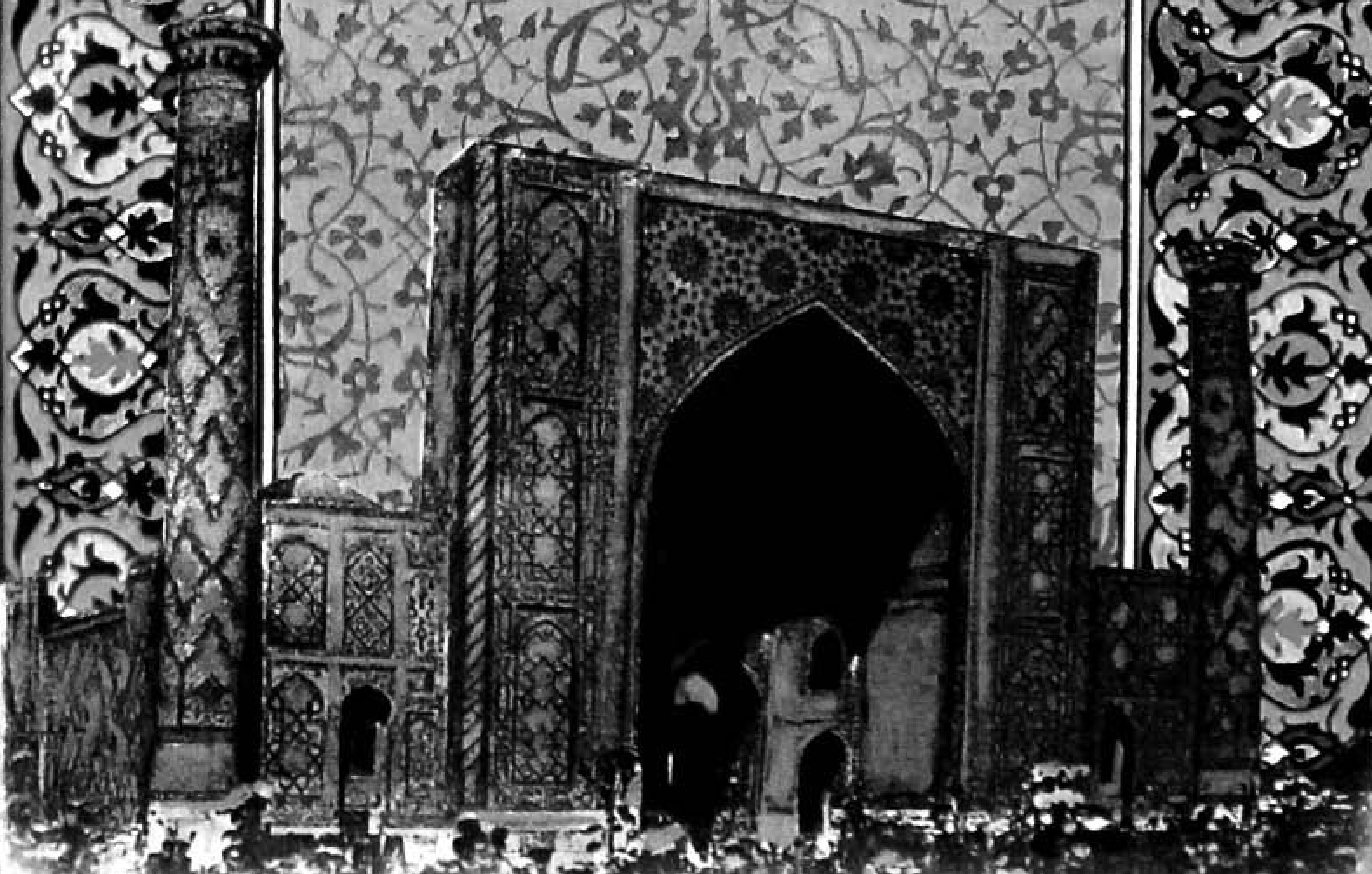
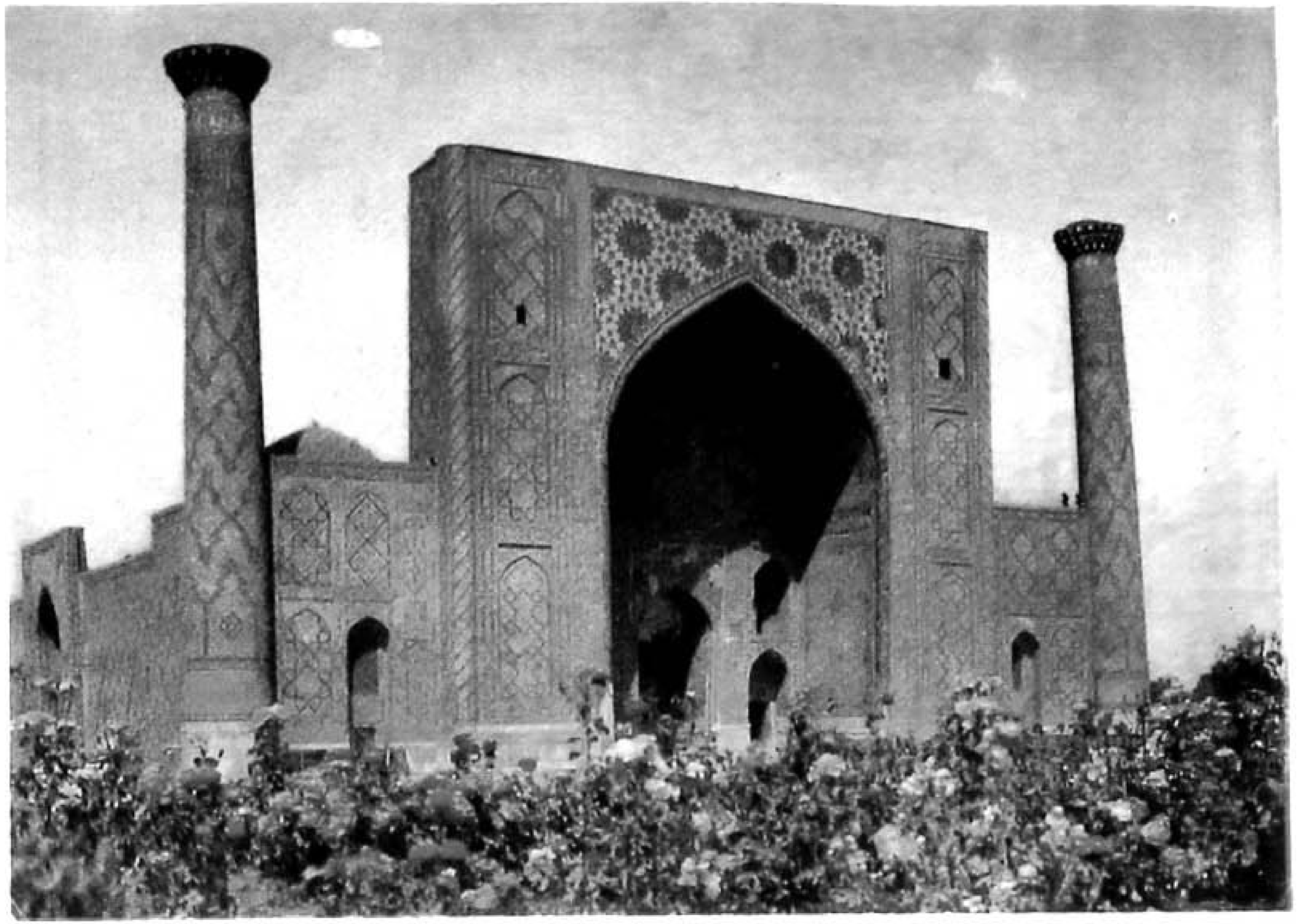
# اورادِ فتحیہ



مصنف:
علی ثانی خواجہ سید علی ہمدانی قدس اللہ سرہ

تعارف و ترجمہ
نذیر نقشبندی



روضۂ مقدسہ علی ثانی حضرت خواجہ سید علی ہمدانی قدس اللہ سرہٗ - کولاب، تاجکستان

اِس کتاب کی آمدنی کسی فردِ واحد کی جیب میں نہیں جاتی اور نہ ہی صاحب تعارف و ترجمہ کا اِس آمدنی سے کوئی تعلق ہے۔ الرّمضان فاؤنڈیشن ٹرسٹ جھنگ صدر پاکستان ایک رفاہی اِدارہ ہے۔ جو تعلیم صحت اور سماجی بہبود کے شعبوں میں سرگرمِ عمل ہے۔ اِدارہ اِس کتاب کی آمدنی تقسیم کنندگان سے نقدی کی صورت میں وصول نہیں کرتا بلکہ حِصّہ کا مُنافع اِسی کتاب کی صورت میں وصول کرنے کے بعد اہلِ ذوق و محبّت میں یہی کتاب مُفت تقسیم کی جاتی ہے۔

ناشر:
الرّمضان فاؤنڈیشن ٹرسٹ۔ سیٹلائٹ ٹاؤن، جھنگ صدر پاکستان

تقسیم کنندگان:
اَلفیصل ناشرانِ و تاجرانِ کُتب، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار۔ لاہور

مطبع:
زاہد بشیر پرنٹرز۔ لاہور

قیمت:-/100 روپے

# اِنتساب

عُشّاق کی
اُن خُوش نصیب پلکوں
کے نام
جو اللہ کریم اور حضُور نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی محبّت میں
ہمیشہ بِھیگی رہتی ہیں

اور
عُشّاق کے
اُن دَرد مَند دِلوں
کے نام
جو دِل ٹُوٹنے کے
کبھی مُتمنّی نہیں ہوتے
اور
جو دِل لُٹانے کو
اپنی متاعِ حیات سمجھتے ہیں

الرمضان فاؤنڈیشن ٹرسٹ
جھنگ - پاکستان

AL-RAMZAN FOUNDATION TRUST
JHANG - PAKISTAN

# فہرست مضامین

| صفحہ | عنوانات | نمبر شمار |
|---|---|---|
| ۲۱ | مسجد شاہِ ہمدان | ۱۵ |
| ۲۱ | کشمیر میں قیام اَور کام | ۱۶ |
| ۲۲ | علی ثانی کیوں کہلائے۔ | ۱۷ |
| ۲۲ | حُسنِ باطنی و حُسنِ ظاہری | ۱۸ |
| ۲۳ | آخری سفر | ۱۹ |
| ۲۳ | آخری وصیّت نامہ | ۲۰ |
| ۲۳ | آخری الفاظ | ۲۱ |
| ۲۴ | آخری آرام گاہ | ۲۲ |
| ۲۴ | کولاب کہاں ہے؟ | ۲۳ |
| ۲۵ | سندِ شجرۂ طریقت مُعظّمہ | ۲۴ |
| ۲۶ | اَسمائے گرامی مَشائخ عظام | ۲۵ |
| ۲۷ | خُلفائے کبار | ۲۶ |
| ۳۰ | شجرہ شریف نسبی | ۲۷ |
| ۳۱ | سِلسلۂ طریقت مُعظّمہ | ۲۸ |
| ۳۳ | تصانیف گراں مایہ | ۲۹ |
| ۴۰ | رنگِ تغزّل | ۳۰ |
| ۴۲ | علاّمہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا نذرانۂ عقیدت | ۳۱ |
| ۴۴ | کچھ اَورادِ فتحیہ کے بارے میں | ۳۲ |
| ۴۴ | قلمی نُسخے | ۳۳ |
| ۴۴ | ذِکرِ بالجَہر | ۳۴ |

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# الرّمضان فاؤنڈیشن ٹرسٹ جھنگ صدر کا مشن

کہتے ہیں کہ جب نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو زندہ جلانے کے لیے ایک نہایت ہیبت ناک آگ کا الاؤ روشن کیا تو چشمِ فلک نے دیکھا کہ ایک ننھا سا ابابیل اپنی چونچ میں دو تین قطرے پانی کے لئے بڑے اضطرار کے عالم میں اُس ہیبت ناک آگ کی طرف اُڑا جا رہا ہے۔ کسی نے پوچھا میاں اتنی بے تابی کے ساتھ کہاں کا ارادہ ہے؟ بولا: "نمرود کی آگ بجھانے جا رہا ہوں۔" کہا: "اے ناسمجھ پرندے کیا پانی کے یہ چند قطرے جو تمھاری چونچ میں ہیں، نمرود کی آگ سرد کر دیں گے؟"

ننھا ابابیل بولا: "مجھے معلوم ہے کہ میری یہ کمزور سعی اس سلسلے میں کچھ بھی کام نہ دے گی۔ لیکن میں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ جب نمرود کی آگ بجھانے والوں کی فہرست بنائی جائے گی تو اس میں میرا نام بھی ضرور شامل کیا جائے گا۔"

انسانی نفرتوں کے باطل الاؤ کو بجھانے اور محبّتوں کے جہانِ نو تعمیر کرنے کا الرّمضان فاؤنڈیشن ٹرسٹ نے عزم کیا ہے۔

الرّمضان فاؤنڈیشن ٹرسٹ کی یہ حقیر سعی روایتی ننھے ابابیل کی سعی سے کچھ بھی زیادہ نہیں لیکن جذبہ وہی ہے جو ننھے ابابیل کے دلِ بے تاب میں تھا۔

یعنی اللہ تعالےٰ کی رضا کی خاطر اپنی توفیق کے مطابق باطل الاؤ کو سرد کرنے کا جذبہ۔

# حرفِ تمنّا

چند سال پہلے کا ذکر ہے موسمِ سرما کی دُھند میں لپٹی اُداس شام تھی۔ دفتر سے تھکا ماندہ گھر لوٹ رہا تھا۔ رستے میں دینی کُتب کی دُکان پڑتی تھی۔ موٹر کار کا رُخ اُدھر پھیر دیا۔ دُکان کے اندر چلا گیا۔ طاقچوں میں سجی کُتب پر طائرانہ نظر ڈالی۔ چھپر الماری کے ایک کونے میں رکھی ایک چھوٹی سی کتاب اَورادِ فتحیہ پر نظر پڑی۔ یُوں محسوس ہُوا کہ مجھے اپنی طرف بُلا رہی ہے۔ تھوڑا سا تجسّس اُبھرا۔ اِسے خریدا اور گھر آکر اِس کا مُطالعہ شُروع کیا۔ چند روز کے مُطالعہ کے بعد اَورادِ فتحیہ دِل میں اُترتے گئے۔ حضرت میر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے غائبانہ محبّت کی شمع دِل میں فروزاں سے فروزاں تر ہوتی گئی اَور پھر اُس محبّت کا تقاضا تو یہی تھا کہ اَورادِ فتحیہ کی رَوشنی دُور دُور تک پھیلائی جائے اَور اُس رَوشنی میں اَللہ کریم اَور حضُور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خزاں نا آشنا بہار آفریں اَور تشنگی محبّت کا رستہ تلاش کِیا جائے۔

مُناسب سمجھا کہ حضرت میر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے مُختصر حالاتِ زندگی لکھ دِیئے جائیں تا کہ اُن کی حیاتِ مُقدّسہ کا ایک دِل نشین خاکہ قارئین کے ذِہنوں میں اُتر جائے اَور اَورادِ فتحیہ روزانہ پڑھنے کی لگن دِل میں مزید سما جائے۔ مختصر حالاتِ زِندگی پڑھنے کے بعد آپ یقیناً محسوس کریں گے کہ حضرت میر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ ایک ہمہ جہت شخصیت تھے وُہ بیک وقت سِلسِلۂ مُعظّمہ نقشبندیہ و سِلسِلۂ مُکرّمہ قادریہ کے جلیل القدر سالِکِ طریقت، بالغ نظر قائد، مُؤثّر مُبلّغِ اِسلام، مُقتدر مُفکّرِ اِسلام، مُستند مُفسّر و مُعتبر مُحدّث، نکتہ سَنج قانون دان، نُکتہ رس فقیہہ، بے مثال سوشل ریفارمر، مُخلِص مُشیرِ سلاطین و اُمراء، ماہرِ معاشیات و عِمرانیات، صاحبِ طرز مُصنّف و ادیب اَور

جذبات واحساسات کو نغمہ و مستی کے سانچے میں ڈھالنے والے مُنفرد شاعر تھے اور اِس چھوٹے سے رسالے میں ایسی جمیع کمالات شخصیت اور نابغۂ روزگار ہستی کے محاسن کا بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ ضرورت اِس اَمر کی ہے کہ اُن کی پُرسحر شخصیت کے مُختلف پہلوؤں پر تحقیقی کام کِیا جائے۔

اِس ناکارہ کو عالِم و فاضل ہونے کا ہرگز دعویٰ نہیں ہے۔ مُختلف کُتب سے بے دریغ خوشہ چینی کی ہے۔ بس کوشش کی ہے کہ اچھی تزئین و آرائش کے ساتھ آپ کے ہاتھوں میں یہ کِتاب پہنچے تاکہ کتاب کا حُسنِ ظاہری اَورادِ فتحیہ کے حُسنِ باطنی میں اُترنے کے لیے زینے کا کام دے۔ اِس کوشش کے پس منظر میں بندۂ عاجز کا اپنا لالچ مُضمر ہے اَورادِ فتحیہ کی روشنی دُور دُور تک پھیلے گی اور قارئین کے دِلوں کو مُنوّر کرے گی تو اِنشاءاللہ یہ میری نجات کے اندھیرے رستے کو اُجالے کی روشن لکیر میں بدل دے گی۔ آمین بجاہِ سیّد المرسلین ﷺ

وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ

اَور نہیں میرا راہ پانا مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے، اُسی پر مَیں نے بھروسہ کیا اور اُسی کی طرف رُجوع کرتا ہُوں۔

(پارہ ۱۲، سُورۂ ہُود، آیت ۸۸)

گدائے بے نوا

**نذیر نقشبندی**

الرّمضان

۲۰۔بی نیو مُسلم ٹاؤن

لاہور ۱۶، پاکستان

یکم رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ

۳۱ دسمبر ۱۹۹۷ء

# تعارُف

## علیِ ثانی حضرتؒ خواجہ سیّد علی ہمدانی قُدس اللہ سرہ

سیّد السّادات، سالارِ عجم
دستِ اُو معمارِ تقدیرِ اُمم

تا غزالی درسِ "اللہ ہُو" گرفت
ذکر و فکر از دُودمانِ اُو گرفت

خطّہ را آں شاہِ دریا آستیں
دادِ علم و صنعت و تہذیب و دیں

آفرید آں مردِ ایرانِ صغیر
با ہُنر ہائے عجیب و دل پذیر

مُرشدِ مَعنی نِگاہاں بُودہ ای
مَحرمِ اَسرارِ شاہاں بُودہ ای

——— علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ

# مختصر حالاتِ زندگی

# حضرت خواجہ سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

❁ **اِبتدائیہ:** — تاریخ گواہ ہے کہ اِسلام کی صحیح تعلیمات کو لوگوں تک پہنچانے میں صُوفیائے کرام نے بڑا اہم اور قابلِ ذکر کردار ادا کیا ہے۔ اِسلام کی رُوح توحید ہے اور ان فرزندانِ توحید نے ہر جگہ پیغامِ توحید و رِسالت کا حق ایسی ایسی سَرفروشیوں اور جاں نثاریوں سے ادا کیا ہے کہ جن سے ہماری اِسلامی تاریخ کے باب روشن اور درخشاں ہیں۔ یہ وُہ لوگ ہیں جو علم و عمل اور زہد و عِشق کے صالح پیکر تھے۔ یہ ظاہری و باطنی اَسرار و رُموز کے مردِ میدان تھے۔ اِستغناء اور توکّل ایسا کہ شاہی آسائشیں اور دُنیاوی نعمتیں اُن کی ٹھوکروں کی زد میں تھیں اور زمانے کی رِفعتیں اُن کی نگاہوں میں ہیچ تھیں۔ تزکیہ نفس اور مُجاہدۂ باطن کے اِن غازیوں نے اپنے اندر کے جہان کو فتح کر کے باہر کی دُنیا کو بھی مُسخّر کر لیا تھا۔ وُہ اپنے عقیدت مندوں اور روشن ضمیروں کے دِلوں میں یُوں آباد تھے (اور آباد ہیں) کہ بادشاہانِ عالَم اِن سے خَوف کھاتے تھے لیکن یہ خُود خُدا سے خَوف کھاتے تھے اور اِسی میں اُن کی عظمت و بزرگی اور بلندی کا راز تھا۔ یہ حکمرانوں سے بے نیاز رہے اور حُکمران اِن کے نیاز مند رہے۔

اُنھوں نے رُشد و ہدایت اور تبلیغ و اِشاعت کے لِئے درس و تدریس کے سِلسلے کو پروان چڑھایا، آگے بڑھایا اور اپنی زندگیاں اِس عظیم مقصد کے لِئے وقف کر

دیں۔ یہی وجہ ہے کہ شاہوں کی تعمیر کردہ سربفلک عمارتیں آج مٹ چکی ہیں مگر ان اَولیائے کرام اَور صُوفیائے عظام کی یادوں کے چراغ آج بھی روشن ہیں۔ یہ وُہ باوقار ہستیاں ہیں جنہوں نے دونوں جہانوں کی دَولت سمیٹ کر اَپنی جھولیوں میں بھر لی ہے وُہ اِس عالَم میں بھی محبُوب ومَعرُوف ہیں اَور اگلے جہان کی جاوداں مُسرّتیں بھی اُن کا مُقدّر ہیں۔

چُنانچہ اِمام غزالی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ مُحیّ الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ شہابُ الدّین سُہروَردی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت اَبُواسحاق شامی رحمۃ اللہ علیہ حضرت علامہ فخرالدّین رازی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ غریب نواز مُعینُ الدّین چشتی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ قُطبُ الدّین مَودُود چشتی رحمۃ اللہ علیہ، اِمام ربّانی مُجدّد مُنورّالف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ اَور حضرت شاہ ولی اللہ مُحدّث دِہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اَسمائے گرامی درس وتدریس کے حوالے سے صِرف مِثال کے طور پر پیش کیے جاسکتے ہیں۔

ہندوستان میں اِسلام کے اِبتدائی دَور پر نظر ڈالی جائے تو صاف پتہ چلتا ہے کہ یہی نُفوسِ قُدسیہ رُشد وہدایت اَور تبلیغ واِشاعت کی غرض سے کُفرستانِ ہند میں تشریف لاتے اَور مُلک کے گوشے گوشے میں اَپنے خُلفاء کو پھیلا کر شجرِ اسلام کی آبیاری کی۔ حضرت سَیّد اَبُوالحسن علی ہجویری اَلمعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ۴۳۶ھ میں غزنی سے تشریف لاتے اَور لاہور کو اپنا مُستَقر بنایا۔ آپ کے ایک سوتیس ۱۳۰ سال بعد حضرت خواجہ غریب نواز مُعینُ الدّین چشتی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اَور اجمیر کی سنگلاخ زمین کو اپنا مُستَقر بنا کر تمام ہندوستان میں اَپنے خُلفاء کو پھیلا دیا۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے تیس ۳۰ سال بعد اَوراد فتحیہ کے مُرتّب

علی ثانی خواجہ سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ وارِدِ ہند ہُوئے اَور کشمیر کی برف پوش، گُل پوش، چناروں اَور رَواں پانیوں کی جنّت نِشان وادی میں سری نگر کو اپنا مُستقر بنا کر اپنے سات سَو رُفقاء و خُلفاء کے ذریعے کشمیر، لداخ، بلتستان (تبّت خُورد) سکردو، گلگت، صُوبہ سرحد، افغانستان اَور افغانستان سے پرے اُزبکستان اَور تاجکستان کے دُور دَراز علاقوں تک توحیدِ اسلام کی لطیف خُوشبو پھیلا دی۔ اُن کی یہ دعوتِ حق اِس لحاظ سے نِہایت اِمتیازی حیثیت رکھتی ہے کہ وُہ یہاں تنہا تشریف نہیں لائے بلکہ اپنے ہمراہ دَاعیانِ حق کی ایک بہت بڑی تعداد ساتھ لے کر آئے۔ جنہوں نے اُن کی قیادت میں زِندگی کے ایک ایک شعبہ میں مُکمّل اسلامی اِنقلاب کے لئے کام کیا اَور فیض کے چشمے جاری کئے۔

**ہمہ جہت شخصیّت** : حضرت میر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ ایک ہمہ جہت شخصیّت تھے وُہ بیک وقت سلسلۂ مُعظّمہ نقشبندیہ و سلسلۂ مکرّمہ قادریہ کے جلیل القدر سالکِ طریقت، بالغ نظر قائد، بے مثال سوشل ریفارمر، مُؤثّر مُبلّغِ اسلام، مُقتدر مُفکّرِ اِسلام، مُستند مُفسّر و مُحدّث، نُکتہ سنج قانُون دان و فقیہہ، مُخلص مُشیر سلاطین و اُمراء، ماہرِ معاشیات، ماہرِ عمرانیات، صاحبِ نظر مُصنّف و ادیب اَور جذبات و احساسات کو نغمہ و مستی کے سانچے میں ڈھالنے والے مُنفرد شاعر تھے۔

**خاندان** : حضرت میر سیّد علی ہمدانی رح کے والدِ مکرّم کا اسمِ گرامی سیّد شہاب الدّین ہے۔ یہ خانوادہ تقریباً دو سَو سال سے ہمدان میں مُقیم اَور اِس خطّہ بے نظیر کا حکمران تھا۔ سلاطین سلجوقی اِس خاندان کی بڑی قدر و منزلت کرتے تھے۔ حضرت سیّد شہاب الدّین رح اُمُورِ سلطنت میں مَصرُوف ہونے کے باوجُود خاصانِ بارگاہِ اِلٰہی میں سے تھے۔ ہمدان ایک تاریخی شہر ہے۔ یہاں دُنیائے اِسلام کی عظیم شخصیتیں آسُودۂ خاک ہیں جن میں رسُولِ مقبُول صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی حضرت ابُودجانہ رضی اللہ عنہ، حضرت

ہادی بن حضرت زین العابدین بن حضرت حسین رضی اللہ عنہم، بابا تے طب شیخ الرئیس ابن سینا اور حضرت باباطاہرؒ کے نام سرفہرست ہیں۔ یہ شہر ایران کے دارالخلافہ تہران سے دو سو میل کے فاصلہ پر مغرب میں واقع ہے۔

**ولادت باسعادت اور سلسلۂ نسب:** اسی عظیم تاریخی شہر میں بروز پیر بوقت فجر ۱۲، رجب المرجب ۷۱۴ھ (۱۲، اکتوبر ۱۳۱۴ء) کو عالمِ اسلام کے عظیم محسن سیّد علی ہمدانیؒ کی ولادتِ باسعادت ہوئی۔ آپ کا سلسلۂ نسب پاک اٹھارویں پُشت میں شہیدِ کربلا حضرت حسین رضی اللہ عنہ نواسہ و جگر گوشۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے جو شاہِ ولایات حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لاڈلے فرزندِ بلند اقبال ہیں اور والدہ مکرّمہ فاطمہ کی طرف سے سلسلۂ نسب پاک حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی سترھویں پُشت میں جا ملتا ہے۔ اس لحاظ سے آپ حسینی بھی ہیں۔ اور حسنی بھی۔ آپ کے والدِ ماجد سیّد شہاب الدینؒ امارت و حکومت ہونے کے باوجود فقر و غنیٰ کی دنیا کے انسان تھے اور انھوں نے اپنا موروثی مال و اسباب وقف فی سبیل اللہ کر دیا تھا۔

**تعلیم و تربیت:** ابتدا میں حضرت سیّد علی ہمدانیؒ نے اپنے ماموں حضرت سیّد علاؤ الدینؒ کے زیرِ سایہ تربیت پائی۔ سب سے پہلے آپ نے قرآنِ مجید فرقانِ حمید آدابِ تجوید و قرأت کے ساتھ حفظ فرمایا اس کے بعد حدیث، فقہ اور دیگر علومِ اسلامی میں دسترس حاصل کی۔ پھر تزکیۂ نفس کے لئے حضرت تقی الدین دوسی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جناب دوسی رحمۃ اللہ علیہ نے انھیں روحانی کمال کی اعلیٰ منازل طے کرائیں۔ اُن کی وفات کے بعد حضرت علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شرف الدین محمود مزدقانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف رجوع کیا اور علومِ ظاہری و باطنی کی اس پاکیزہ مجلس میں چھ سال گزارے۔

❁ **سیر و سیاحت** : پھر مُرشد کی طرف سے سیر و سیاحت کا حُکم مِلا کیونکہ سَیر و سیاحت بھی تو تکمیلِ تربیت کا ایک اہم حِصّہ ٹھہرا۔ چُنانچہ مُرشد کی ہدایت پر مزید عُلومِ ظاہری و باطنی کی تکمیل کے لِئے تمام بلادِ اسلامیہ میں سفر کی کٹھن منزلیں طے کر کے عُلماء کرام اَور صُوفیائے عظام سے فیُوض و برکات حاصل کِئے۔ سیر و سیاحت کا مَفہوم وُہ نہیں ہے جِسے آج کل کے تن آساں اِنسان دُنیاوی گھُومنا پھرنا سمجھتے ہیں۔ چشمِ تصوُّر سے دیکھیں کہ مَوجُودہ سائنسی دَور کی سہولتوں کے بغیر ماضی میں سفر کرنا کِتنا مُشکل کام تھا۔ نہ سڑکیں نہ پُل، جنگلی جانوروں اَور راہزنوں کے ہاتھوں راستے پُرخطر، سواری کے لِئے خچّر، گھوڑے اَور اُونٹ، دریائی سفر کے لِئے غیر محفوظ کشتیاں اَور غربت ساتھ ہو تو تمام سفر پَیدل، سَرما اَور گرما کی موسمی تکالیف الگ اَور طبّی سہولتیں نہ ہونے کے برابر۔ ریگستانوں، کوہساروں اَور جنگلوں کے بِیچوں بِیچ اَیسے سفر بھلا کِسی آزمائش سے کم ہوں گے۔

گُلاب ہر چمن میں کھِلتا ہے اور ہر صُبح کھِلتا ہے لیکن ہر شخص اِس ورقِ معرفتِ کردگار کو کہاں پڑھتا ہے۔ آفتاب ہر روز سرِ شام دامنِ مغرب میں ڈُبکی لگا کر غائب ہو جاتا ہے لیکن حضرت اِبراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی طرح اِنِّیْ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ کا نعرۂ توحید کون لگاتا ہے؟ بالکل اِسی طرح سفر و سیاحت سے ہر شخص یکساں اِستفادہ نہیں کر سکتا۔ تجارت کی غرض سے سفر و سیاحت کرنے والے کو مال و زر مِلتا ہے اَور جہانِ شریعت و طریقت کے مُتوالوں کو اِنہی راستوں پر اَسرارِ اِلٰہی کے مخفی لعل و گہُر کے خزانے مِلتے ہیں۔

سیر و سیاحت دراصل رضا کی وادی کا سفر ہے اَور رضا کی وادی میں چلتے چلتے پاؤں میں کانٹا بھی چُبھے تو گُلاب کی پتّیوں پر چلنے کا اِحساس ہوتا ہے۔ بیان کِیا جاتا ہے کہ سیاحت کے دَوران آپ نے چَودہ سَو اَولیاء اَللہ سے اِستِفادۂ معنوی و رُوحانی

کیا۔ اِس دَوران اَیسا بھی ہُوا کہ ایک ہی مجلس میں آپ نے کئی کئی اَولیاء اللہ سے مُلاقات کا شرف حاصِل کیا۔ راہِ حق میں رضا کی وادی کا یہ سفر تقریباً اکیس ۲۱ سال جاری رہا۔ جس میں ایشائے کوچک، مشرقِ وُسطیٰ، روم (موجُودہ تُرکی) افغانستان، ہندوستان اَور سری لنکا شامل ہیں۔ جب آپ مُلکِ روم پُہنچے تو وہاں کے معاشرے سے کٹ کر کسی مسجد میں گوشہ نشین نہیں ہُوئے بلکہ ایک بالغ نظر قائد اَور سوشل ریفارمر کی حیثیت سے حالات کا بغور جائزہ لے کر آپ نے اُس لڑائی کو دُور کروایا جو وہاں پر عیسائیوں اور اَور مُسلمانوں میں ہو رہی تھی۔ عیسائیوں پر آپ کی سیرت و کِردار کا اَیسا اچھا اثر ہُوا کہ اُن کی ایک بہُت بڑی تعداد نے اِسلام قبُول کر لیا۔

سَیر و سیاحت کا یہ سفر ۷۳۳ھ سے ۷۵۳ھ تک جاری رہا۔ ۷۵۳ھ میں حُضُورِ اَقدس ﷺ کی حدیث مُبارک حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ (حُبِّ وطن اِیمان سے ہے) کے مصداق مُطابق وطن ہمدان لَوٹے۔

❁ **وطن واپسی اَور شغلِ تصنیف و تالیف**: اہلِ وطن کے اِصرار پر شادی کی اَور طالبانِ وعارِفان کی تعلیم و تربیت میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔ یُوں اُن کی راتیں اَللہ تعالےٰ کے حُضُور بندگی میں گُزر جاتیں اور دِن اللہ کریم کے بندوں کی خِدمت اَور تصنیف و تالیف کے لیے وقف تھے۔ اِن تصانیف کا ذِکر آگے آ رہا ہے۔

❁ **ختلان میں آمد (موجُودہ تاجکستان)**: نہ جانے کیا بات ہے کہ ہَوس پرست اَور جاہ طلب اُمراء کے دِلوں میں خلوت نشین اَور بوریہ نشین ہمیشہ کانٹا بن کر چُبھتے رہے ہَیں۔ اَمیر تیمُور بھی اکثر آپ کے دَرپے آزار رہتا تھا۔ اِس کی کئی ایک وُجُوہ بیان کی گئی ہَیں۔ اَوّل تو یہ کہ آپکے والدِ ماجد چُونکہ ہمدان کے حُکمران تھے۔ اَور از خُود دُنیادی سلطنت سے دستبردار ہو کر معنوی سلطنت کی طرف مُتوجّہ ہو گئے تھے اِس لِئے حضرت سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے بادشاہ کے دِل میں ناحق

کانٹا چُبھتا رہتا تھا کہ کہیں وُہ خویش و اَقارِب اَور مُعتقدین کی کثیر جماعت کے ساتھ اپنی مَورُوثی سلطنت کا دعویٰ نہ کر دیں۔ دوم وُہ چاہتا تھا کہ ایران میں وُہ اُس کا ساتھ دیں لیکن اہلِ سادات اُس کی غیر اسلامی حرکتوں کی وجہ سے اُس کی حکمت عملیوں کی حِمایت پر آمادہ نہ تھے۔

اِن حالات میں آپ نے ہمدان سے نِکل کر ختلان (موجُودہ تاجکستان) کا رُخ کیا۔ وہاں خانقاہ کے لِیے زمین خریدی اَور رُشد و ہدایت اَور درس و تدریس کا سِلسِلہ شرُوع کر دِیا۔ یہاں پر دِیگر اکابر و اَشراف کے عِلاوہ امیر تیمور کے وزیر آرام شاہ کا بیٹا خواجہ اِسحٰق بھی آپ کے عقیدت مندوں میں شامِل ہو گیا۔ مُفسِدین اور خُوشامد پسند درباریوں نے امیر تیمور کو بہکایا کہ اَیسی مقبولیت سلطنت کے حُصُول کا پیش خیمہ ہے۔

✿ **بُخارا میں طلبی اَور مُکالمات** : چُنانچہ ناعاقبت اندیش مُشیروں کے کہنے پر امیر تیمور نے آپ کو بُخارا کے دربار میں طلب کیا اور کہا کہ "کیا یہ سچ ہے کہ تم حُصُولِ اِقتدار کی خاطِر اُمرا سے دربار سے ساز باز کرتے ہو اور لوگوں کو وَرغلانے کی خاطِر میری باتوں کا بتنگڑ بناتے ہو۔ مَیں تُم سب کو ملیا میٹ کر دُوں گا۔" اِس مردِ حق نے بادشاہ کو برملا ٹوک دِیا اَور فرمایا "ایک ہَوس پَرست اَور جاہ طلب سفّاک سے توقّع بھی یہی ہے مگر تمھارا اندیشہ غلط ہے۔ ایک دفعہ خلوت نشینی کے دوران عُرُوج حاصِل ہُوا تو مجُھے تمام دُنیا پیش کی گئی لیکن مَیں نے اُسے قبُول نہیں کِیا۔ ایک رات دَورانِ سفر مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک لنگڑا رِیچھ ایک حرام مُردہ کو کھینچ کر لے جا رہا ہے۔ میرے لِئے یہ بادشاہت مُردہ ہے۔ (تیمور ایک پاؤں سے لنگڑا تھا) اَور یہ سچ ہے کہ یہ دُنیا مُردار ہے اور مَیں اِس کا طلب گار نہیں۔ ہم اپنا مُنہ آخرت کی طرف موڑ چُکے ہَیں اَور دُنیا کے طالِب نہیں۔" امیر تیمور انتہائی طَیش کے عالَم میں بولا آپ اپنے خاندان کے سب اَفراد کو لے کر میری قلمرو سے جلد نِکل جائیں۔

اب اِس تمام عرصے میں شب و روز کے مُجاہدوں سے آپ ایک جامع شخصیت بن گئے اور تحصیلِ علم، تربیتِ رُوحانی اور سیرِ عالَم نے آپ کی سیرت میں علم و بصیرت، اِستقامت و عزیمت، صبر و شُکر اور فقر و غنیٰ کا ایک حَسین اِمتزاج پیدا کر دیا اور آپ کی شخصیت ہر پہلو سے جامع صِفات بن گئی تو معلُوم ہُوا کہ اللہ تعالیٰ نے اِس بابرکت ہستی کو جس عظیم مِشن کے لیئے تیار کیا تھا اب اُس کے لیئے روانگی کا وقت آپہنچا۔

امیر تیمور کا جلاوطنی کا حُکم سُن کر حضرت سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ اُسی وقت ایک مسجد میں تشریف لے گئے اور فرمایا "یہ خُدا کا گھر ہے۔ مَیں بادشاہ کے مُلک سے باہر آگیا ہُوں"۔ اُس کے ساتھ ہی آپ نے سامانِ سفر درست کرنے کا حُکم دیا اور رُفقاء عُلماء اور اہلِ سادات سے سات سَو ہمراہی لے کر ظہر کے وقت ۱۳۷۳ء میں اُنھوں نے کشمیر کا رُخ کیا۔

**کشمیر میں آمد — اللہ کریم کی حکمتیں** :- تاریخ فرشتہ میں لکھا ہے کہ جب حضرت سری نگر کے قریب پُہنچے تو سُلطان شہابُ الدّین والئ کشمیر نے آپ کا اِستقبال کیا اور بڑے اِعزاز و اکرام کے ساتھ آپ کو شہر میں لایا۔ آپ نے محلہ علاؤ الدّین پُورہ میں رختِ سفر کھول کر قیام فرمایا۔ اُس وقت سُلطان شہابُ الدّین والئ دہلی فیروز تغلق کے ساتھ جنگ میں اُلجھنے کا اِرادہ کیئے ہُوئے تھا۔ حضرت نے اِن دو مُسلمان بادشاہوں میں مُصالحت کروا دی اور یُوں اِس جنگ کی آگ سرد پڑ گئی۔ مخلُوقِ خُدا کثیر تعداد میں مُشرّف بہ اِسلام اور مُنوّر بہ نُورِ ایمان ہُوئی۔ ایک مؤرّخ کے قول کے مُطابق صِرف وادئ کشمیر میں آپ کے دستِ حق پرست پر سینتیس ۳۷ ہزار ہِندو مُشرّف بہ اِسلام ہُوئے۔ چُنانچہ آپ کے ساتھ امیر تیمُور کا تشدّد مُوجب بیدارئ بختِ جہان بن گیا۔ خصُوصاً کشمیر، لدّاخ، بلتِستان، سکردُو اور گلگت اِس وجہ سے آپ کے رہینِ منّت ہَیں۔ اکمل الدّین محمّد کامِل بدخشی (مُتوفّی ۱۱۳۱ھ) کا یہ

شعر اسی حقیقت کا آئینہ دار ہے۔

گر نہ تیمور شور و شر کردے
کے امیر ایں طرف سفر کردے

❁ **خانقاہِ مُعلّٰی** : جس جگہ سری نگر میں دریائے جہلم کے کنارے آپ پانچ نماز باجماعت ادا کرتے تھے اور رُشد و ہدایت اور درس و تدریس کا اہتمام کرتے تھے اُس جگہ خانقاہ تعمیر ہوئی جو خانقاہِ مُعلّٰی اور خانقاہِ شاہِ ہمدان کے نام سے منسوب ہوئی۔ یہ خانقاہ جو چوبی فنِ تعمیر کا نادر نمونہ ہے آج تک موجود ہے۔ اِس تاریخی جگہ کا ابُوالفضل نے آئینِ اکبری میں اور مُغل شہنشاہ جہانگیر نے تزکِ جہانگیری میں ذکر کیا ہے۔

❁ **مسجد شاہِ ہمدان** :۔ خانقاہ کے ساتھ آپ کے فرزند حضرت میر محمد ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے ۷۹۸ھ میں ایک شان دار مسجد تعمیر کروائی جو اَب تک پُوری آن بان کے ساتھ موجود ہے۔ مسجد شاہ ہمدان سری نگر کی ایک دیوار پر یہ قطعہ کندہ ہے۔

حضرتِ شاہِ ہمدانِ کریم آیۂ رحمت زکلامِ قدیم
گُفت دمِ آخر و تاریخ شُد بِسمِ اللہِ الرّحمٰنِ الرّحیم

منبر شریف کے اُوپر حضرت شاہ ہمدان کی جو رُباعی لکھی ہوئی ہے وُہ اِس رسالہ کے صفحہ نمبر ۵۲ پر بمع ترجمہ درج ہے۔

❁ **کشمیر میں قیام اور کام** :۔ آپ کشمیر میں تین ۳ بار تشریف لائے۔ پہلی مرتبہ ۷۷۴ھ بمطابق ۱۳۷۳ء میں یہاں تشریف لائے اور اپنے رُفقاء و خُلفاء کو جا بجا متعیّن فرما کر ۱۳۷۶ء میں حج کی غرض سے تشریف لے گئے۔ ۷۸۱ھ (بمطابق ۱۳۷۹ء) میں دوبارہ وارِدِ کشمیر ہوئے اور ۷۸۵ھ (بمطابق ۱۳۸۴ء) میں آپ کشمیر میں تیسری بار تشریف لائے۔ اِس تمام عرصے میں تبلیغِ اِسلام اور اشاعتِ دین کے

ساتھ ساتھ آپ نے کشمیر کی تہذیب، تمدّن، ثقافت اور طرزِ معاشرت میں بھی ایک عظیم انقلاب برپا کیا۔ کسب کُلاہ دوزی جو آپ نے حضور اقدس ﷺ کے فرمان سے اختیار کیا تھا، آج اہلِ کشمیر کی خاص صنعت ہے۔ آپ نے اپنے بہت سے ہمراہیوں کو جن میں علماء، اہلِ فن ماہرِ طِب و حکمت اور ماہر زراعت شامل تھے، مستقل طور پر کشمیر میں رہنے دیا تھا۔ جن سے اہلِ کشمیر نے بہت کچھ حاصل کیا۔ یہ سب اپنے ہاتھ کی کمائی کھاتے تھے۔ اب کشمیری عوام کا ذریعہ روزگار شال بافی، پشمینہ بافی سُوتی و ریشمی سوزن کاری، نقّاشی، خطّاطی، چوبی کاری، قالین سازی، نمدہ سازی، گبّہ سازی، ظروف سازی، گُل کاری پیپر ماشی اور عمارتی تزئین و آرائش تھا۔

میر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رُفقاء کے ذریعے اِن دُور دراز اور دُشوار گزار علاقوں میں درس گاہیں، شفاخانے اور گھر گھر ہُنرمندی کے مراکز قائم کر کے تبلیغِ اسلام کے ساتھ ساتھ کشمیری عوام کو علم و فن کی دَولت سے مالا مال کر دیا اور صنعت و حرفت میں کمال عُروج کی وجہ سے اِس سارے خطّے کو ایرانِ صغیر کہا جانے لگا۔

## ❁ علی ثانی کیوں کہلائے؟

چُونکہ حضرت میر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ اَوصافِ جمیلہ، اَخلاقِ حمیدہ، اَطوارِ جلیلہ، شجاعت، سخاوت، ترکِ دُنیا، اعلائے کلمۃ الحق، اِتّباعِ شریعت اَور خرقِ عادات و کرامات میں امیر المؤمنین شاہِ ولایات حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مُشابہت و مُماثلت رکھتے تھے، اِس لئے علی ثانی کے لقب سے مشہور ہُوئے اور وادیٔ کشمیر میں اپنی غیر معمولی اَور گراں قدر دینی و ملّی اَور سماجی و رفاعی خِدمات کی وجہ سے "حوارئ کشمیر" کہلائے۔

## ❁ حُسنِ باطنی و حُسنِ ظاہری:

اللہ تعالیٰ نے آپ کو حُسنِ باطنی کے علاوہ حُسنِ ظاہری سے بھی خُوب نوازا تھا آپ نہایت خوب صُورت اور وجیہہ تھے۔ نہایت پُر کشش اَور جاذبِ نظر شخصیّت کے مالِک تھے۔ آپ کی نگاہوں

میں ایسی حسین تاثیر تھی کہ جس پر نظرِ التفات پڑی، شیدا و فریفتہ ہوگیا۔ یہی وجہ ہے کہ سفر میں آپ کے ساتھ ہمیشہ عقیدت مندوں کی ایک کثیر تعداد جمِ غفیر کی صورت میں رہتی تھی۔

**آخری سفر** : ۱۳۸۵ء میں اشاعتِ دین اور تبلیغِ اسلام کی غرض سے براہِ لدّاخ ترکستان جا رہے تھے کہ راستے میں پاکستان اور افغانستان کے سرحدی علاقہ کُنہار میں بمقام پکھلی پہنچے تو یہاں کے حاکم سلطان محمّد خان نے آپ کا استقبال کیا اور اس کے اصرار پر آپ نے چند روز کے لئے یہاں قیام کرنا منظور کر لیا۔ یہیں پر آپ شدید بیمار ہو گئے۔

**آخری وصیّت نامہ** : اسی بیماری کے دوران رات کو مخلصین اور مریدین کو نصیحت فرمائی "قناعت اختیار کرو خصوصاً کھانے پینے اور لباس کے معاملے میں رضائے الٰہی پر قانع رہنا چاہیئے۔ البتہ علم کے معاملے میں قناعت نہیں کرنی چاہیئے۔ عالم سے ہمیشہ تعلّق استوار رکھنا چاہیئے۔ نفس و ہوا کا اتباع نہ کیا جائے۔ آپ نے ذکر کی تاکید فرمائی۔ مساجد کی تعمیر کی ترغیب دی۔ اذکار، اوراد، روزہ، نماز، تسبیح و تہلیل، زکوٰۃ، علم و حیا اور صبر و شکر کے ساتھ خدا کی رضا اور خوشنودی کا متلاشی رہنا چاہیئے۔ اپنے آپ کو، خویش و اقارب کو اور دوسروں کو ظلم، زنا، جھوٹ، دغا، چغلی اور غیبت سے پوری طرح بچنا چاہیئے۔

**آخری الفاظ** : آپ کا روزانہ وظیفہ بعد دُرود شریف ایک ہزار مرتبہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ تھا۔ چنانچہ چہار شنبہ ۶ ذی الحج ۷۸۶ھ (بمطابق ۱۹ جنوری ۱۳۸۷ء کو وفات سے قبل یہ آپ کی زبانِ مبارک سے جاری ہوگیا۔ آپ نے یَا اَللّٰہُ، یَا رَفِیۡقُ، یَا حَبِیۡبُ اور بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کا وِرد کیا اور اپنی جان، جانِ آفریں کے سپرد کر دی اور کتنا حسین حُسنِ اتفاق ہے کہ

از رُوئے حرُوفِ اَبجد اِنہی آخری کلمات سے آپ کا سالِ وفات نکلتا ہے
یعنی ۷۸۶ھ ۔

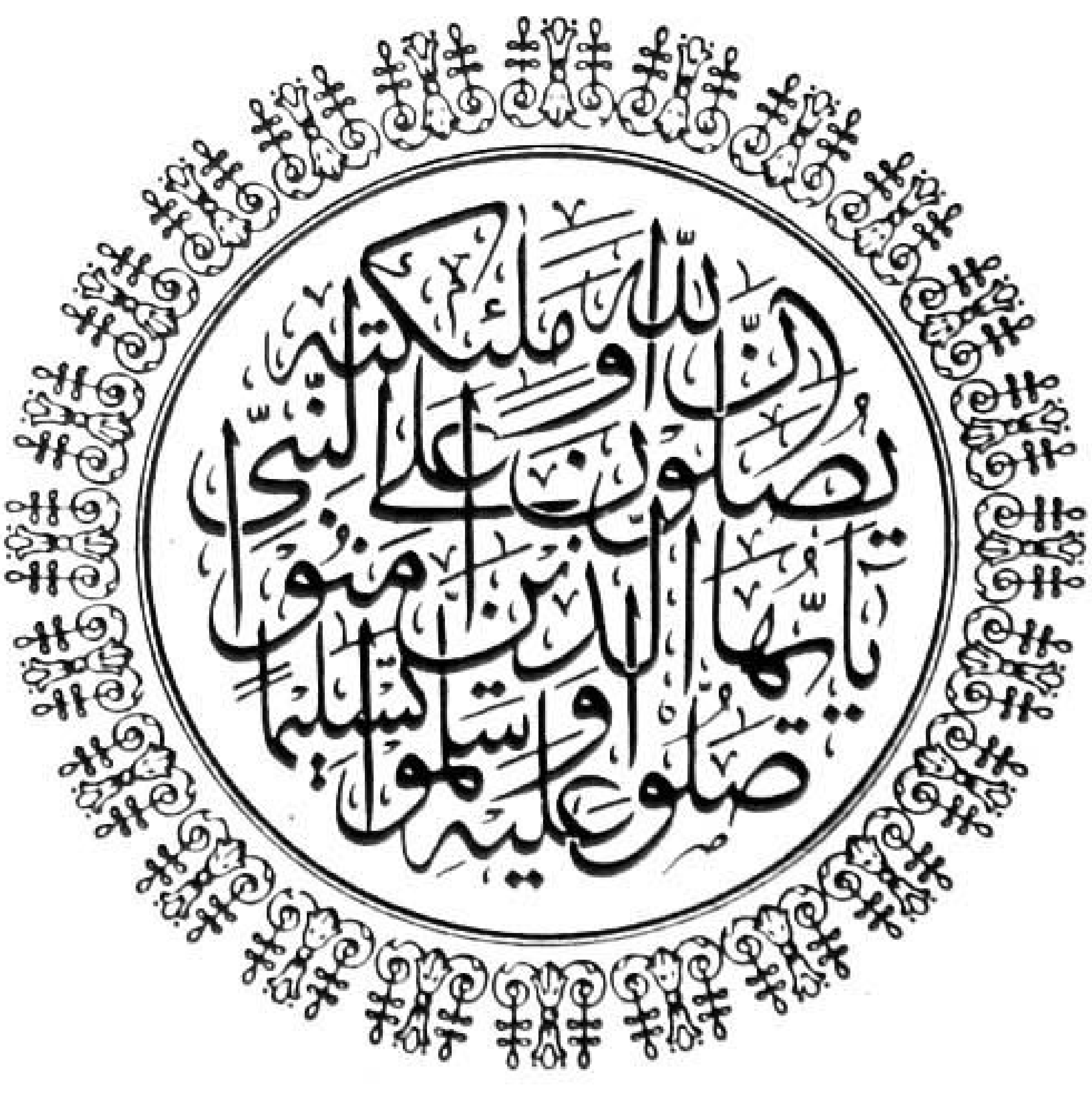
اِیں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

**آخری آرام گاہ :** آپکے مُریدین اور عقیدت مند آپکے جسدِ مُبارک کو شیخ قوام الدّین بدخشی کی رہنمائی میں مقام پکھلی سے موجُودہ تاجکستان کے صُوبہ ختلان میں لے آئے۔ تمام راستہ بادل کا ایک ٹکڑا قافلے پر سایہ فگن رہا۔ یہ قافلہ پانچ ماہ اور اُنیس دِن کے بعد کولاب پُہنچا۔ اِتنے طویل عرصہ میں نقشِ مُبارک غیر مُتغیّر تھی۔ اور اِس سے مُشک کی خوشبو آتی ہے۔ یُوں اِس علم و فضل کے رُوحانی آفتاب کی تدفین بمقام کولاب بعُمر ۷۷ سال عمل میں آئی۔

**کولاب کہاں ہے ؟ :** تاجکستان کا دارُالخلافہ دوشنبہ ہے۔ دوشنبہ سے بطرفِ شمال ۱۵۰ میل کے فاصلہ پر تاجکستان کے صُوبہ ختلان کا دارالخلافہ کولاب واقع ہے۔ حضرت میر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ یہیں اِستراحت فرما ہیں۔ کولاب کے لفظی معنی پانی کے ہیں۔ یہاں پر پانی کا بہُت بڑا ذخیرہ ہے۔ جہاں سے مَیدانوں کو سیراب کرنے کے لئے نہریں نکلتی ہیں۔ یہ شہر جس کی آبادی تقریباً اڑھائی لاکھ نفُوس پر مُشتمل ہے، پہاڑ کے دامن میں واقع ہے۔ کوہِ حضرت شاہ کے نام سے یہ پہاڑ مشہور ہے۔ آپ کا مزار آج بھی مرجعِ خلائق ہے۔ رُوس کے ستّر سالہ دَورِ اشتراکیت میں اِسلامی اَقدار اور نِشانات کو مِٹانے کی مذمُوم کوشش کی گئی لیکن اِس مُسلم ریاست میں حضرت سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ (بمقام دوشنبہ) کے مزاراتِ مُقدّسہ آج بھی موجُود ہیں اور یہ دونوں باوقار ہستیاں یہاں کے لوگوں کے دِلوں میں بستی ہیں۔ حضرت میر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

کے مزارِ شریف کے اندر ساتھ والے کمروں میں اُن کی اہلیہ ماہِ خراساں آسودۂ خاک ہیں۔ ساتھ بڑے بیٹے محمدؐ احمد ہمدانی اِستراحت فرما ہیں۔ دُوسرے کمروں میں بیٹی ماہِ تاباں اَور اُس کے بچّوں کی چھوٹی قبور ہیں۔

**سندِ شجرۂ طریقت مُعظّمہ** : آپ کا شجرۂ طریقت مُعظّمہ صفحہ نمبر ۳۱ پر درج ہے۔ جو خُلاصۃ المناقب مُؤلفہ حضرت نُور الدّین جعفر بدخشیؒ بہ تصحیح ڈاکٹر سیّدہ اشرف ظفر سے لیا گیا ہے اَور جِسے مرکزِ تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اِسلام آباد نے چھپوایا ہے۔



# اسمائے گرامی مشائخ عظام

جن مشائخ عظام سے آپ کو اجازتِ ارشاد و تلقین حاصل تھی اُن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

حضرت شیخ محمود مزدقانی رحمۃ اللہ علیہ ،
حضرت شیخ حافظ محسن رحمۃ اللہ علیہ ،
حضرت شیخ جبریل کردی رحمۃ اللہ علیہ ،
حضرت شیخ ابوبکر طوسی رحمۃ اللہ علیہ ،
حضرت شیخ مشرف الدین رحمۃ اللہ علیہ ،
حضرت شیخ نجم الدین ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ ،
حضرت شیخ محمد ازکانی اسفرائنی رحمۃ اللہ علیہ ،
حضرت شیخ عبداللہ مصری رحمۃ اللہ علیہ ،
حضرت شیخ عوض علاف رحمۃ اللہ علیہ ،
حضرت شیخ عمر مرکانی رحمۃ اللہ علیہ ،
حضرت شیخ ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ ،
حضرت شیخ بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ ،
حضرت شیخ برہان الدین رحمۃ اللہ علیہ ،
حضرت شیخ ساغرجی رحمۃ اللہ علیہ ،
حضرت شیخ ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ ،
حضرت شیخ محمد محمود مجذوب رحمۃ اللہ علیہ ،
حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ ،

حضرت شیخ تقی الدین علی دوستی رحمۃ اللہ علیہ ،
حضرت شیخ حسین رحمۃ اللہ علیہ ،
حضرت شیخ خالد رحمۃ اللہ علیہ ،
حضرت شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ ،
حضرت شیخ اثیر الدین رحمۃ اللہ علیہ ،
حضرت شیخ عماد الدین تکاہی رحمۃ اللہ علیہ ،
حضرت شیخ محمد مرشدی رحمۃ اللہ علیہ ،
حضرت شیخ علی مصری رحمۃ اللہ علیہ ،
حضرت شیخ مراد گردیزی رحمۃ اللہ علیہ ،
حضرت شیخ عمر رحمۃ اللہ علیہ ،
حضرت شیخ ابوحرمہ رحمۃ اللہ علیہ ،
حضرت شیخ عز الدین حتائی رحمۃ اللہ علیہ ،
حضرت شیخ شرف الدین سبزی رحمۃ اللہ علیہ ،
حضرت شیخ زین العابدین محمد مغربی رحمۃ اللہ علیہ ،
حضرت شیخ عبدالرحمان مجذوب رحمۃ اللہ علیہ ،
حضرت شیخ حسین بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ ،
حضرت شیخ سعید حبشی رحمۃ اللہ علیہ ،

# خُلفائے کبار

حضرت میر سیّد علی ہمدانی کے خُلفائے کبار کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ صِرف چند کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ میر سیّد حُسین سمنانی رحمۃ اللہ علیہ ۔ حضرت میر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے چچا زاد بھائی تھے۔

۲۔ سیّد تاجُ الدّین رحمۃ اللہ علیہ ۔ حضرت میر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے چچا زاد بھائی اور حضرت سیّد حسین سمنانی کے بڑے بھائی تھے۔

۳۔ سیّد جمالُ الدّین مُحدّث رحمۃ اللہ علیہ ۔ آپ حضرت میر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے خالُو تھے۔

۴۔ سیّد کمالُ الدّین ثانی رحمۃ اللہ علیہ ۔ آپ حضرت میر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے خالُو تھے۔

۵۔ خواجہ اِسحٰق ختلانی رحمۃ اللہ علیہ ۔ آپ حضرت میر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی اِکلوتی بیٹی کے شوہر اور خلیفہ مجاز تھے۔ نُورُالدّین جعفر بدخشی خُلاصۃُ المناقب میں لکھتے ہیں "ایک دِن حضرت میر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ اِس فقیر پُر تقصیر پر بہُت ناراض ہُوئے اور فرمایا جو کُچھ میں نے تُمھیں بتایا ہے اُس پر عمل کیوں نہیں کرتے؟ شمس الدّین اور اسحٰق کو دیکھو وُہ کتنے اِطاعت گُزار ہیں۔ تُم سے اِتنے آگے بڑھ گئے ہیں کہ اگر تُم پچاس ۵۰ سال بھی رِیاضت کرو تو اُن تک نہیں پُہنچ سکتے"۔

اِنہی حضرت خواجہ اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ طریقت کو نیچے کی طرف دیکھیں تو

حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ حضرت آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ عبدالرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سائیں توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ اسی لڑی میں پروئے گوہر آبدار ہیں۔

۶۔ سید کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ
۷۔ سید محمد قاری رحمۃ اللہ علیہ
۸۔ سید جلال الدین عطائی رحمۃ اللہ علیہ
۹۔ سید فیروز المشہور سید جلال رحمۃ اللہ علیہ
۱۰۔ سید فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ
۱۱۔ سید بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ
۱۲۔ سید محمد کبیر بیہقی رحمۃ اللہ علیہ
۱۳۔ شیخ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ
۱۴۔ حاجی حافظ محمد رحمۃ اللہ علیہ
۱۵۔ شیخ قوام الدین بدخشی رحمۃ اللہ علیہ
۱۶۔ سید محمد کاظم رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ حضرت میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے کتب خانے کے نگران تھے۔
۱۷۔ شیخ محمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ
۱۸۔ میر سید اشرف سمنانی رحمۃ اللہ علیہ
۱۹۔ حضرت نور الدین جعفر بدخشی رحمۃ اللہ علیہ۔ خلاصۃ المناقب آپ کی مشہور تصنیف ہے۔ جس میں آپ نے اپنے پیر و مرشد حضرت پیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالاتِ زندگی اور اُن کی تعلیمات و ارشادات کو مفصل قلمبند کیا ہے۔
۲۰۔ مخدوم عبدالرشید حقانی رحمۃ اللہ علیہ آپ کی حضرت میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کا واقعہ تاریخ دارالدار، تاریخ ظہیری، تاریخِ سلمی میں اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ مدینہ منورہ میں روضۂ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت مخدوم رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں رجوع کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا دریائے رحمت جوش میں آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اے عبدالرشید! تمھارا نصیبہ اور فیضان علی ثانی امیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس

ہے۔ تم جلد اُس کے پاس پہنچ جاؤ"۔ حضورِ اقدس ﷺ کے اِرشادِ مبارک کی تعمیل میں وُہ اُفتاں وخیزاں ہمدان کی جانب چل پڑے اور لیلۃُ القدر ۲۷ رمضانُ المبارک کو جب وہاں پہنچے تو ایک مسجد میں گئے جو حضرت امیر رحمۃ اللہ علیہ کے دو عبادت کے حُجروں کے قریب تھی۔ آپ نے وہاں ایک بابرکت اور پُرنور بزرگ کو دیکھا۔ آپ کو خیال گزرا کہ یہی حضرت امیر رحمۃ اللہ علیہ ہیں حالانکہ وُہ حضرت کے والد گرامی حضرت شہابُ الدین رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ آپ نے اُن سے پُوچھا "قبلہ! امیر سیّد علی ہمدانی آپ ہی کا اِسمِ شریف ہے؟ حضرت نے جواب دیا "میرا نام شہابُ الدّین ہے۔ سیّد علی ہمدانی میرا بیٹا ہے اور وُہ اُس حُجرے میں ہے"۔ آپ دُوسرے حجرے کے قریب مُریدوں کی صف میں کھڑے ہو گئے۔ جب سُلطانُ العارِفین امیر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ پہلے حجرے سے تشریف لائے تو آپ نے مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف نظرِ التفات نہ فرمائی۔ آپ دُوسرے حجرے میں داخل ہونے لگے تو مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ کے پیچھے پیچھے دروازے تک چلے گئے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اندر جا کر فرمایا "اَے عبدالرشید! اندر آجاؤ"۔ حضرت نے اُنھیں بیعت کر کے سلسلہ کبرویہ میں داخل فرمایا۔ حضرت مخدُوم نے دوگانہ شکر ادا کیا اور آپ کے فرمان کے مُطابق مسجد کے حُجرے میں رہائش پذیر ہُوئے۔ حضرت مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"آپ کی زیارت ہوتے ہی عرش سے فرش تک کے تمام حِجابات میری نظر سے دُور ہو گئے۔ مَیں تین سال تک مسجد کے حُجرے میں رہا۔ اکثر حضرت اپنے اِس غُلام کو اپنے حجرۂ خلوت میں یاد فرمایا کرتے اور بے پایاں فیض سے سرفراز فرماتے۔ تین سال کے بعد آپ نے مجھے میرے اصلی وطن مُلتان جانے کی اجازت مرحمت فرمائی"۔

(ملفُوظات حضرت مخدُوم عبدالرشید قدّس سرّہ)

آپ کا مزار مُلتان سے بفاصلہ ۱۲ میل مُلتان وہاڑی سڑک (جو کبھی مُلتان دِلی سڑک کہلاتی تھی) پر واقع ہے۔

# شجرہ شریف نسبی

✓ شاہِ ولایات امیرالمومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ

✓ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ ✓ شہیدِ کربلا نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

✓ حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ علیہ

✓ حضرت سیّد اصغر علی رحمتہ اللہ علیہ

✓ حضرت سیّد عبداللہ زاہد رحمتہ اللہ علیہ

✓ حضرت سیّد جعفر الحجہ رحمتہ اللہ علیہ

✓ حضرت سیّد حسین رحمتہ اللہ علیہ

✓ حضرت سیّد علی حسن رحمتہ اللہ علیہ

✓ حضرت سیّد محمد رحمتہ اللہ علیہ

✓ حضرت سیّد عبداللہ رحمتہ اللہ علیہ

✓ حضرت سیّد جعفر رحمتہ اللہ علیہ

✓ حضرت سیّد محمد رحمتہ اللہ علیہ

✓ حضرت سیّد محب اللہ رحمتہ اللہ علیہ

✓ حضرت سیّد شرف رحمتہ اللہ علیہ

✓ حضرت سیّد یوسف رحمتہ اللہ علیہ

✓ حضرت سیّد علی حسن رحمتہ اللہ علیہ

✓ حضرت سیّد محمد رحمتہ اللہ علیہ

✓ حضرت سیّد شہاب الدین رحمتہ اللہ علیہ

✓ حضرت خواجہ سیّد علی ہمدانی علی ثانی رحمتہ اللہ علیہ

# سِلسلۂ طریقتِ معظّمہ

اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِی السَّمَاءِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ مَّعْلُوْمٍ لَکَ۔

- اِلٰہی بحُرمتِ راز و نیاز شفیع المذنبین رحمت اللعالمین حضرت مُحمّد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
- اِلٰہی بحُرمتِ راز و نیاز بابِ علم رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی ابن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ
- اِلٰہی بحُرمتِ راز و نیاز شہید کربلا حضرت امام حُسین رضی اللہ عنہ
- اِلٰہی بحُرمتِ راز و نیاز حضرت زینُ العابدین رحمۃ اللہ علیہ
- اِلٰہی بحُرمتِ راز و نیاز حضرت اِمام محُمّد باقر رحمۃ اللہ علیہ
- اِلٰہی بحُرمتِ راز و نیاز حضرت اِمام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ
- اِلٰہی بحُرمتِ راز و نیاز حضرت اِمام مُوسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ
- اِلٰہی بحُرمتِ راز و نیاز حضرت علی رضا رحمۃ اللہ علیہ
- اِلٰہی بحُرمتِ راز و نیاز حضرت اَلمعرُوف کرخی رحمۃ اللہ علیہ
- اِلٰہی بحُرمتِ راز و نیاز حضرت سرّی سقطی رحمۃ اللہ علیہ
- اِلٰہی بحُرمتِ راز و نیاز حضرت جُنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

- الٰہی بحرمتِ راز و نیاز حضرت علی رُودباری رحمۃ اللہ علیہ
- الٰہی بحرمتِ راز و نیاز حضرت علی کاتب مصری رحمۃ اللہ علیہ
- الٰہی بحرمتِ راز و نیاز حضرت عثمان مغربی رحمۃ اللہ علیہ
- الٰہی بحرمتِ راز و نیاز حضرت قاسم جرجانی رحمۃ اللہ علیہ
- الٰہی بحرمتِ راز و نیاز حضرت ابابکر نساج رحمۃ اللہ علیہ
- الٰہی بحرمتِ راز و نیاز حضرت احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ
- الٰہی بحرمتِ راز و نیاز حضرت نجیب سُہروردی رحمۃ اللہ علیہ
- الٰہی بحرمتِ راز و نیاز حضرت عمّار یاسر رحمۃ اللہ علیہ
- الٰہی بحرمتِ راز و نیاز حضرت نجمُ الدّین کُبریٰ رحمۃ اللہ علیہ
- الٰہی بحرمتِ راز و نیاز حضرت علی لالا رحمۃ اللہ علیہ
- الٰہی بحرمتِ راز و نیاز حضرت جمالُ الدّین احمد جوزقانی رحمۃ اللہ علیہ
- الٰہی بحرمتِ راز و نیاز حضرت عبدالرحمٰن اسفرائنی رحمۃ اللہ علیہ
- الٰہی بحرمتِ راز و نیاز حضرت نُورالدّین رحمۃ اللہ علیہ
- الٰہی بحرمتِ راز و نیاز حضرت عِلاءُ الدّولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ
- الٰہی بحرمتِ راز و نیاز حضرت شرفُ الدّین محمود مُزدقانی رحمۃ اللہ علیہ
- الٰہی بحرمتِ راز و نیاز حضرت خواجہ سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ بِجَاهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ سَيِّدِنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ
وَارْحَمْنَا مَعَهُمْ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

# تصانیفِ گراں مایہ

آپ نے متعدد کتابیں لکھیں۔ تحائف الابرار میں ان کی تعداد ایک سو ستر بیان کی گئی ہے۔ کئی کتب مغلیہ دور میں شامل درس رہیں۔ تقریباً ستر کتب موجود ہیں۔ بقیہ نایاب ہیں۔ بہت سی کتب کے قلمی نسخے برٹش میوزیم لندن، انڈیا آفس لائبریری، وی آنا، برلن، پیرس، تہران، تاشقند، تاجکستان، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، بہاول پور، ایشیاٹک سوسائٹی بنگال، میسور اور بانکی پورہ (بھارت) میں موجود ہیں۔ چند ایک تصانیف یوں ہیں۔

❁ ۱ **ذخیرۃ الملوک** : حضرت میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے حکمران طبقہ کی اصلاح کے لئے صرف دعوت و تبلیغ اور وعظ و ارشاد پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اُن کی مستقل رہنمائی کے لئے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اُمورِ جہاں بانی سے متعلق ایک گراں قدر کتاب ذخیرۃ الملوک تحریر کی۔ اُن کی اس گراں قدر کاوش سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ اسلامی معاشرے کے قیام کے لئے حکومت کی اصلاح کو کس قدر ضروری خیال کرتے تھے۔ ذخیرۃ الملوک میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں حکومت کے آداب، انتظامیہ کی ذمہ داریاں، مقننہ کی حدود اور عدلیہ کے فرائض پر اس جامعیت سے روشنی ڈالی ہے کہ آپ کے بیان کردہ نظام حکومت کے رہنما اصول آج کے جدید دور کے تقاضوں سے بھی اسی طرح ہم آہنگ معلوم ہوتے ہیں جس طرح کتاب کی تصنیف کے وقت تھے۔ یہ اصول، اللہ کریم کی آخری کتاب قرآن کریم اور اللہ کریم کے آخری رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے ماخوذ ہیں۔ اس کا مطالعہ کرتے ہوئے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ایک فلاحی اسلامی معاشرہ اور ایک آئیڈیل اسلامک سوسائٹی

Ideal Islamic Society کا مُکمّل نقشہ تھا اور آپ ریاست کو ایک مُکمّل اِسلامی سٹیٹ میں تبدیل کرنے کے خواہش مند تھے۔

اِس شُہرہ آفاق فارسی تصنیف کے تراجم لاطینی، فرانسیسی، تُرکی اور اُردو زبانوں میں ہو چُکے ہیں۔ یہ دس ابواب پر مُشتمل ہے یُوں تو ساری کتاب مُعارفِ و حقائق کا خزینہ ہے۔ مگر بابِ ششم اِنتہائی بصیرت افروز ہے۔ مُلّا جیون رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر احمدی کے باب امر بالمعروف میں اِس کتاب کی بہت تعریف کی ہے۔ مُلّا حسین واعظ کاشفی نے اپنی کتاب اخلاقِ مُحسنی میں اِس کا ایک حصّہ تبرّکاً شامل کیا ہے۔ علاّمہ کفوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب اعلامُ الاخیار میں اِس کی توصیف لکھی ہے۔ علاّمہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اِس کتاب کے بارے میں مُنشی مُحمّد دین فوق کو ایک خط میں لکھتے ہیں "ذخیرۃُ الملُوک کے دیکھنے کا میں بھی مُشتاق ہُوں، کوئی شخص کشمیر میں اِس کا ترجمہ اُردو زبان میں کر رہا ہے۔" یہ عجیب حُسنِ اِتفاق ہے کہ حضرت میر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے تقریباً پانچ سَو ۵۰۰ سال بعد ہندوستان میں خاندانِ رحیمی کے چشم و چراغ حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اِنہی خُطُوط پر گرتی ہُوئی اُمّتِ اِسلامیہ کو سہارا دِیا۔ آپ کی تصانیف خاص کر حُجۃُ البالغہ گویا ذخیرۃُ المُلوک کی شرح ہے جس میں اجمال کو تفصیل سے بدل دِیا گیا ہو۔

❁ ۲ **مَشارِبُ الاَذْوَاق** : یہ شیخ اِبن الفارض مصری مُتوفّی ۶۳۲ھ کے مشہور قصیدہ خُمریۃ مِیمیہ کی عارِفانہ شرح ہے۔

❁ ۳ **رِسالہ وُجودیہ** : اِس میں وُجُود کے مَوضوع پر عارِفانہ بحث کی گئی ہے۔

❁ ۴ **رِسالہ مُنامیہ** : اِس میں حقیقت مِثال، خیال مُطلق، کیفیتِ مراتب، مَقاماتِ رویا جیسے مَوضُوعات پر بحث کی گئی ہے۔

❁ ۵ **رسالہ بہرام شاہیہ** : اِس کا مُوضوع یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے اِنسان کے لئے ایک ختم نہ ہونے والا سفر مُقرّر فرما دِیا ہے۔ سفر نہایت پُرخطر ہے اور اکثر اِس

سفر کے خطرات سے بے خبر ہیں۔

❁ ۶ **رسالہ درویشیہ** : اس میں جوہر انسانیت پر بحث فرمائی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ رُوح کی بیماریوں کے اسباب کی تشخیص اور علاج کے لئے انبیاء تشریف لائے اور اولیاء، مشائخ طریقت اور علمائے دین انہی امراض کی نشان دہی کرتے ہیں اور راہنمائی فرماتے ہیں۔

❁ ۷ **رسالہ عقلیہ** : انسانی عقل کی فضیلت و برتری، اس کی صفات و درجات اور عقل کے مُطابق مخلوق خُدا کے تنوُّع پر بحث کی گئی ہے۔

❁ ۸ **ذِکریہ** : یہ رسالہ ذِکر کی اہمیت، ذکرِ خفی کی فضیلت اور صُوفیائے کبرویہ کے آداب پر لِکھا گیا ہے۔

❁ ۹ **داؤدیہ** : اِس میں اہلِ عرفان کے مُشاہدات اور اذکار کے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔

❁ ۱۰ **موچلکہ** : یہ موچلکہ کے مقام پر لِکھا گیا۔ اِس میں ظاہر و باطن کا تفاوُت اور مخلوقات کا غور و انہماک سے مُشاہدہ کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

❁ ۱۱ **مَقامیہ** : اِس کا مَوضوع حقیقتِ خواب ہے اور ناقِص و کامِل افراد کے خوابوں کا فرق بڑی دِل چسپ مِثالوں سے واضح فرمایا ہے۔

❁ ۱۲ **اِعتِقادیہ** : اس کا مَوضُوع اِیمانیات و اِعتِقادات ہے۔ ارکانِ اِسلام پر بحث کی گئی ہے اور بعض فقہی مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

❁ ۱۳ **فَقریہ** : یہ وصیّت نامہ ہے۔ جو مرض الموت میں آپ نے حاکمِ خضر شاہ کی خاطر اِملا کرایا۔

❁ ۱۴ **نُوریہ** : اس میں حقیقتِ نُور پر بحث کی گئی ہے۔

❁ ۱۵ **وارداتِ امیریہ** : یہ رِسالہ آپ کے پُرسوز مکاشفات و مُناجات

اور واردات پر مُشتمِل ہے۔

❁ ۱۶ **مقاماتِ صُوفیہ** : یہ رسالہ رُوح و نفس کے مَوضُوع پر ہے۔

❁ ۱۷ **دَہ قاعِدہ** : یہ شیخ نجم الدّین الکبریٰ کے عربی رِسالہ **الاُصُول العَشرَۃ** کا دِل آویز فارسی ترجمہ ہے۔

❁ ۱۸ **مُصطلحاتِ صُوفیہ** : اِس میں تین سو (۳۰۰) صُوفیانہ اِصطِلاحات کی تشریح و توجیہہ ہے۔

❁ ۱۹ **اَسرارُ النُّقطہ** : اِس میں ذات و صِفات کے مَوضُوع پر عارِفانہ بحث ہے۔

❁ ۲۰ **اَلمُوَدَّۃ فِی القُربیٰ** : اِس میں اہلِ بیت کے مَناقِب اور فضائل درج ہیں۔

❁ ۲۱ **مکتُوباتِ امیریہ** : یہ رِسالہ سلاطین، اُمراء اور مُریدین کے نام بائیس (۲۲) خطوط پر مُشتمِل ہے۔

❁ ۲۲ **چہل اَسرار** : یہ آپ کی چالیس (۴۰) غزلوں کا مجمُوعہ ہے۔ اِن وَجد آفریں غزلوں میں مسائلِ تصوُّف کو نہایت پُرتاثیر انداز میں سمویا گیا ہے۔

❁ ۲۳ **فتوّت نامہ** : فتوّت تصوُّف اور توحید کا ایک شُعبہ ہے، مقاماتِ سالکین میں سے ایک مقام اور ولایت کا حِصّہ ہے۔ اِس مَوضُوع پر اِس رِسالہ میں سیر حاصل تبصرہ کیا گیا ہے۔

❁ ۲۴ **مُناجات** : یہ حضرت کی اللہ کے حُضُور سوز و گُداز میں ڈُوبی مُناجات کا مجمُوعہ ہے۔

❁ ۲۵ **رَوضۃُ الفِردوس** : اِس میں مکارِمِ اَخلاق کے بارے میں ازواجِ رسُول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اور صحابہ کرام کی رِوایت کردہ دو ہزار پچاس (۲۰۵۰) احادیث شامِل ہیں۔

❁ ۲۶ **خواطِریہ** : اِس کا مَوضوع وساوسِ شیطانی اور اقسامِ قلُوب ہے۔

❁ ۲۷ **اَلاِنسانُ الکامِل** : اِس میں وحدتُ الوُجُود کی تعلیمات اور انسانِ کامِل

۲۸ اَلنّاسِخ وَالمَنسُوخ فِی القُراٰنِ المَجِید : اِس میں قُرآن مجید کی آیات، عبادات، مُعاملات اور جہاد کے ناسِخ و منسُوخ کا ذِکر ہے۔

۲۹ فِی سَوادِ اللّیل وَ لُبسُ الاَسوَدِ : اِس میں خرقہ سیاہ کی دُوسرے رنگوں پر فضیلت کے بارے میں صُوفیائے کرام کے اَقوال درج ہیں۔

۳۰ مُعاشُ السالِکین : اِس کا مَوضُوع اکلِ حلال کا حُصُول ہے۔

۳۱ اَقرَبُ الطَّرِیقُ اِذ لَم یُوجَدِ الرَّفِیقُ : اِس میں سَیر و سُکُون اور مقاماتِ رُوحانی پر بحث ہے۔

۳۲ حَلُّ الفُصُوص : یہ حضرت شیخ محی الدین ابنِ عربی کی فُصوص الحکم کا خلاصہ مطالِب ہے۔ مَوضُوع ذات و صِفات اور حقیقتِ عالَم ہے۔

۳۳ شرحُ اَسماءِ الحُسنیٰ : اللہ تعالےٰ کے ننانوے ناموں کی شرح میں آیاتِ قُرآن مجید، احادیثِ رسُول ﷺ اور بزرگانِ دین کے اَقوال سے اِستشہاد کیا گیا ہے۔

۳۴ اِختیاراتِ مَنطِقُ الطَّیر : یہ حضرت شیخ فریدالدّین عطّار رحمۃ اللہ علیہ کی مثنوی منطق الطّیر کا اِنتخاب ہے۔

۳۵ اِنسان نامہ : اِس رسالہ کا مَوضُوع علمِ قیافہ ہے۔

۳۶ آداب سُفرہ : اِس رِسالہ میں سالِکین کے لئے ایک سو اٹھارہ (۱۱۸) آدابِ دسترخوان بیان کئے گئے ہیں۔

۳۷ مَنازِلُ السَّالِکین : جادۂ حق پر گامزن ہونے کے لئے سالکوں کے احوال و مَقامات بیان کئے گئے ہیں۔

۳۸ مِنہاجُ العَارِفین : اِس رسالہ میں ایک سو چوالیس (۱۴۴) پَند و نَصائح درج ہیں۔

۳۹ فی عُلماءِ الدّین : اِس میں عُلماء سُوء، اُمرا اور بادشاہوں کے خُوشامدیوں

پر طنز ہے۔

❁ ۴۰ **فقریہ** : اس میں قرآنِ مجید، احادیث اور اکابر صوفیاء کے اقوال کی روشنی میں فقر کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

❁ ۴۱ **طالقانیہ** : یہ رسالہ تاجکستان کے ایک مقام طالقان میں لکھا گیا۔ اس کا موضوع حقیقتِ تصوف ہے۔

❁ ۴۲ **سوالات** : اس رسالہ میں اُن دس مُتکلّمانہ سوالات کے جوابات دیئے گئے ہیں جو صفات اور تخلیقِ کائنات کے مُتعلّق ہیں۔

❁ ۴۳ **صِفَتُ الفُقَراء** : یہ رسالہ آپ کے ایک فصیح و بلیغ خُطبہ پر مَبنی ہے جس کا موضُوع تصوّف و عرفان ہے۔

❁ ۴۴ **تفسیر حرُوف المعجم** : اس رسالہ میں عربی حرُوف تہجّی کے معانی بیان کئے گئے ہیں۔

❁ ۴۵ **مُراداتِ دیوانِ حافظ** : اس رسالہ میں دیوانِ حافظ کی اصطلاحات کی صُوفیانہ شرح ہے۔

❁ ۴۶ **طائفہ ہائے مَردم** : اس رسالہ میں مخلوقِ خُدا کی مُختلف طبائع اور تخلیق کی حکمتوں پر بحث کی گئی ہے۔

❁ ۴۷ **تلقینیہ** : اس رسالہ کا مَوضُوع شریعت و طریقت کی ہم آہنگی ہے۔

❁ ۴۸ **عقبات** : اس میں سُلطان قطبُ الدّین والیٔ کشمیر کو اقامتِ دین کی ترغیب دی گئی اور اُن عقبات (گھاٹیوں) کی نشان دہی کی گئی ہیں کہ سلاطین جن کو نہایت احتیاط سے عبُور کرنے کے بعد ہی خدا اور مخلوقِ خُدا کی نظر میں مقبول ٹھہر سکتے ہیں۔

❁ ۴۹ **سیر و سُلوک** : یہ رسالہ سیر و سُلوک کے آداب پر مَبنی ہے۔

❁ ۵۰ **چہل مقام صُوفیہ** : اس رسالہ میں اُن چالیس مقامات کی نشان دہی کی گئی ہے جو سب کے سب صُوفیاء کے لئے لازم ہیں۔

۵۱ **مَشِیّت** : اِس رسالہ میں صبر و شکر اَور قناعت کی تلقین ہے۔

۵۲ **اَسنادِ حُلیہ حضرت رِسالت مآب** ﷺ : اِس رِسالہ میں حضُورِ اَقدس ﷺ کا حلیہ مُبارک تحریر کیا گیا ہے۔

۵۳ **مکارِمِ اخلاق** : اِس میں مذکور ہے کہ مُجاہدۂ نفس سے اَخلاقی تبدیلی ہو سکتی ہے لیکن یہ تبھی ہو سکتا ہے کہ کسی صاحبِ کمال پیرِ طریقت کے دامن سے وابستگی اِختیار کی جائے۔

۵۴ **فی خواصِ اَہلِ اَلباطِن** : یہ رِسالہ اہل باطن کے خواص پر مشتمل ہے۔

۵۵ **اِسرارِ رُوحی** : یہ رِسالہ اُن احادیث پر مُشتمل ہے جو معراج رسُول اللہ کے متعلّق ہیں۔

۵۶ **مِرأۃُ التّائبین** : یہ رسالہ آپ نے اپنے مُرید بہرام شاہ حاکم بلخ و بدخشاں کی درخواست پر لکھا۔ اِس میں توبہ کی حقیقت، شرائطِ توبہ، بعد از توبہ طاعاتِ الٰہی پر ثابت قدمی اَور نفسِ لوّامہ کی کیفیت پر بحث کی گئی ہے۔

۵۷ **کَشفُ الحقائق** : اِس رسالہ میں علمُ الیقین، عینُ الیقین اَور حق الیقین کے اَسرار اَور حقائق بیان کیے گئے ہیں۔

۵۸ **غایتُ المکانِ فی درایۃُ الزّمانِ** : اِس میں زمان و مکان پر عارفانہ اَور مُتکلّمانہ بحث ہے۔

۵۹ **مُتفرّق رسائل** : فراست نامہ، معرفت النّفس، فوائدالعرفانیہ، دستُورالعمل، معرفت الزاہد، انوارالاذکار، مقالاتِ امیریہ، رُوح القدس، اخلاقیات، اسرارالقلبیہ، ادعیۃ فارسی، طبقاتِ باطنیہ، اَبنائے زمان و مکان، فی آدابِ شیخ، مناقب السّادات۔

۶۰ **اَورادِ فتحیہ مَع دُعائے رِقاب** : اِس کا ذِکر اگلے صفحات پر ہے۔

# رنگِ تغزّل

۱ قبلۂ دِل آفتابِ رُوئے اُوست — کعبۂ جاں، خاکِ راہِ کُوئے اُوست
۲ چُوں بَزُلفش گشت عالَم مُشک بُو — دوستیِ ایں وآں بَر بُوئے اُوست
۳ دِین و کُفر، نُور و ظُلمت دَرجہاں — از رُخِ ماہ و شبِ گیسُوئے اُوست
۴ تیرِ بارانِ بلا، بر ہر کہ ہست — از کمانِ پُرخمِ اَبرُوئے اُوست
۵ ہر گرفتارے کہ اندر عالَم است — از کمندِ زُلفِ عنبر بُوئے اُوست
۶ ہر گُلے کو راست از باغِ وُجُود — آبِ حیوانِ ہَمہ در جُوئے اُوست
۷ نالہ ہائے بے دِلانش ہر سَحر — بَر دریغ دَرد و نقدِ رُوئے اُوست
۸ آتشِ کاندر میانِ جانِ ماست — از فروغِ نرگسِ جادُوئے اُوست
۹ جُز غمش درماں نہ بینم در جہاں — ایں کمالِ لُطف در بازُوئے اُوست
۱۰ ہر دو عالَم گر شَوَد، زیر و زبر — میل رنجُورانِ ہجرش سُوئے اُوست
۱۱ چند گردی گرد ہر دَر اَے علی — مرہمِ ایں ریش اَز دارُوئے اُوست

## ترجمہ

۱۔ اُس محبُوب کا چہرۂ آفتاب ہمارے دِل کا قبلہ ہے (اور) اُس کے کُوچے کے راستوں کی خاک ہماری جان کا کعبہ ہے۔

۲۔ اُس محبُوب کی زُلفوں سے تمام عالَم مُشک بار ہوگیا ہے اور یہ جہانِ دوستی اُسی خوشبُو کے سبب تو ہے۔

۳۔ دُنیا میں دِین و کُفر اَور روشنی و تاریکی —— اُسی محبوب کے چاند جَیسے چہرے اَور رات جَیسی تاریک زُلفوں کے سبب ہی تو ہَے۔

۴۔ جِس شخص پر بھی مُصیبت کے تیروں کی بارِش ہوتی ہَے یہ اُسی محبُوب کے خم دار اَبروؤں کی کمان سے ہوتی ہَے۔

۵۔ تمام عالَم اُسی محبُوب کی عنبر جَیسی خُوشبُودار زُلفوں کا اسیر ہَے۔

۶۔ باغِ ہستی میں جو پھُول بھی کِھلتا ہَے اُس کو آبِ حیات اُسی محبُوب کی ندی ہی سے تو مِلتا ہَے۔

۷۔ بوقتِ سحر عُشّاق جو نالہ و زاری کرتے ہَیں وُہ اُسی کے دَرد کی حسرت اَور اُسی محبُوب کے چہرے کی دَولت کے لِئے کرتے ہَیں۔

۸۔ ہماری جانوں میں جو عِشق کی آگ سمائی ہُوئی ہَے وُہ اسی محبُوب کی جادُو بھری نرگسی آنکھوں کی بدولت ہی تو ہَے۔

۹۔ اُس کی مَحبت کے غم کے سِوا دُنیا بھر میں میرا اَور کوئی عِلاج نہیں ہَے۔ یہ بھی اُس کے لُطف وکرم کی اِنتہا ہَے جِس کی عطا کا اُسی محبُوب کو اِختیار ہَے۔

۱۰۔ اگر دونوں جہان تہ و بالا ہو جائیں پھر بھی اُس کے ہِجر کے بیماروں کی تَوجّہ اُسی کی طرف مَبذُول رہے گی۔

۱۱۔ اَے عَلی تُو کب تک دَر دَر بھٹکتا پھِرے گا۔ اِس زخم کا مرہم تو اُسی محبُوب کے پاس ہَے۔

# علّامہ اقبالؒ کا نذرانۂ عقیدت

حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت میر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے بے پناہ عقیدت و ارادت تھی۔ آپ نے اُنھیں سیّد السادات، سالارِ عجم، معمارِ تقدیرِ اُمم، مُرشدِ آں کشورِ مینو نظیر، میرِ درویش، مُشیرِ سلاطین، مُرشدِ معنی نگاہاں اور محرمِ اسرارِ شاہاں جیسے خوب صُورت الفاظ کے حوالوں سے نذرانۂ عقیدت پیش کیا ہے اور اُن کی مساعیِ جمیلہ کو سراہا ہے جو اُنھوں نے بالخصُوص کشمیر کے مُسلمانوں کے داخلی اور خارجی مُعاملات کو سنوارنے کے لئے سرانجام دیں۔ علامہ اِقبال رحمۃ اللہ علیہ نے جو دَورِ حاضر میں مِلّت اِسلامیہ کے نبّاض ہیں حضرت میر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کا ذِکر "جاوید نامہ" میں نہایت دِل نشین اشعار میں کیا ہے جاوید نامہ دانتے (Dante) کی ڈیوائن کامیڈی (Divine Comedy) کی طرح کا ایک خیالی سفرنامہ ہے۔ اِس میں اِقبال اَفلاک کا سفر کرتے ہیں اور مختلف اشخاص سے عالمِ ارواح میں مُلاقاتیں کرتے ہُوئے جنّتُ الفردوس میں پُہنچ جاتے ہیں۔ وہاں اُن کی مُلاقات شاعرِ کشمیر مُلّا طاہر غنی سے ہوتی ہے اور حضرت میر سیّد علی ہمدانی کی زیارت سے بھی مُشرّف ہوتے ہیں اِس مُلاقات اور بات چیت کی تفصیل "جاوید نامہ" کے سات آٹھ صفحات پر پھیلی ہُوئی ہے اُنھوں نے اپنی عقیدت کا اِظہار بعنوان "زیارت امیر کبیر حضرت سیّد علی ہمدانی" اور "در حضُورِ شاہِ ہمدان" یُوں کیا ہے۔

| | |
|---|---|
| ۱ سیّد السّادات، سالارِ عجم | دستِ اُو معمارِ تقدیرِ اُمم |
| ۲ تا غزالی درسِ "اللہ ہُو" گرفت | ذِکر و فکر از دُودمانِ اُو گرفت |
| ۳ مُرشدِ آں کشورِ مینو نظیر | میر و درویش و سلاطین را مُشیر |
| ۴ خِطّہ را آں شاہِ دریا آستیں | داد علم و صنعت و تہذیب و دیں |

۵ آفرید آں مرد ایرانِ صغیر    با ہُنر ہائے عجیب و دِل پذیر
۶ یک نگاہ اُو گشاید صد گرہ    خیز و تیرش را بدِل راہے بدہ
۷ مُرشدِ معنی نِگاہاں بُودہ ای    محرم اسرارِ شاہاں بُودہ ای

ترجمہ

۱۔ سرداروں کا سردار، عجم کا سردار جِس کے ہاتھوں نے بطور معمار اُمتّوں کی تقدیر بنا دی۔

۲۔ جب غزالی نے " اَللّٰہ ہُو " کا سبق لیا تو سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ ہی کے خاندان سے ذِکر و فکر کی تعلیم پائی۔

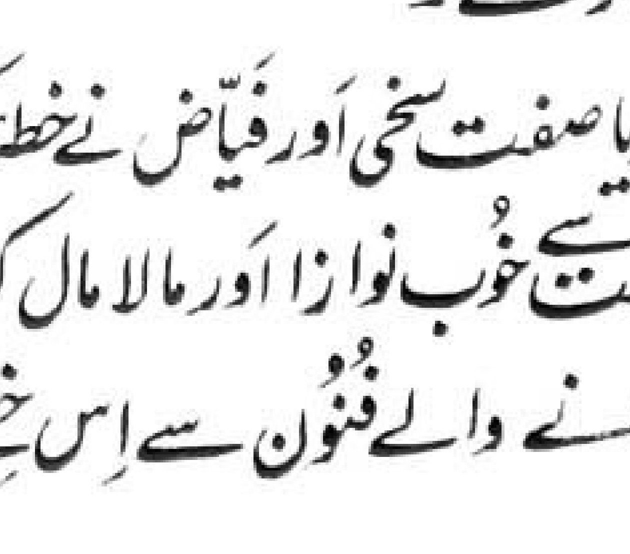
۳۔ آپ کشمیر جنّت نظیر کے مُرشد تھے اَور قافِلہ سالاروں، درویشوں اَور سلاطین کے مُشیر و صلاح کار تھے۔

۴۔ اِس شاہِ دریا آستیں یعنی دریا صفت سخی اَور فیّاض نے خطہ کشمیر کو علم و صنعت اَور تہذیب و دین کی نعمت سے خُوب نوازا اَور مالا مال کر دِیا۔

۵۔ اُنھوں نے نادِر اَور دِل لُبھانے والے فنُون سے اِس خِطّے کو ایران صغیر بنا دِیا۔

۶۔ اُس کی ایک نِگاہ نے فِکر و عقل کی سینکڑوں گتھیاں سُلجھا دیں۔ تُو بھی اُٹھ اور اُس کے تیرِ نگاہ کو اَپنے دِل میں پیوست کر لے۔

۷۔ آپ معانی پہ نِگاہ رکھنے والوں کے مُرشد اَور بادشاہوں کے اُمُورِ جہاں بانی کے رُمُوز کے محرم تھے۔



# کچھ اَورادِ فتحیہ کے بَارے میں

❁ **قلمی نُسخے :** اِس کے قلمی نُسخے برٹش میوزیم لندن، اِنڈیا آفس لندن، پیرس، مَیسُور، ایشیاٹک سوسائٹی بنگال، ایران اَور پاکِستان میں کئی اَشخاص کے پاس مَوجُود ہَیں۔

❁ **ذِکر بالجہر :** بقول سلیم خاں گمی "کشمیر کے علاوہ بَلتِستان کی تقریبًا چالیس فیصد مَساجِد میں صُبح کی نماز کے بعد یہ وظیفہ پڑھا جاتا ہے۔" (کشمیر میں اشاعتِ اِسلام)

بقول سیّد رشید احمد اندرابی کشمیر میں اَورادِ فتحیہ صُبح و شام مَساجِد میں باآوازِ بُلند مِل کر پڑھتے ہَیں اَور اکثر ذاکِرین اَورادِ فتحیہ کے وظیفہ کے بعد حضرت شیخ مُحیّ الدین سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا تالیف کردہ دُرُودِ کبریتِ اَحمر جو عربی ادب کا شاہکار ہے پڑھتے ہَیں (اَورادِ فتحیہ مطبُوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور)

بقول سیّد اَسدُاللہ شاہ دوارکی خطیب مسجد شاہ ہمدان اکبری منڈی لاہور اَورادِ فتحیہ اکثر کشمیریوں کو زبانی یاد ہے۔ جِسے بعد اَز نماز حلقہ بگوش ہو کر پڑھتے ہَیں اَور خانقاہ فیض پَناہ یعنی درگاہِ شاہ ہمداں سِری نگر کی اندرُونی دِیوار پر قُرآنی آیات اَور اَورادِ فتحیہ سونے کے خالِص پانی سے کندہ ہَیں۔ یہاں عقیدت مندوں کا ہر وقت ہُجُوم رہتا ہے اَور صُبح و شام اَورادِ فتحیہ کا وِردِ بالجہر ہوتا ہے۔

مُفتیٔ آزاد کشمیر ضیاء الحق بُخاری راوی ہَیں کہ کشمیر کے اکثر گھرانوں میں روزانہ اَورادِ فتحیہ بڑے ذَوق و شَوق سے پڑھا جاتا ہے۔ مولانا شمس الحق افغانی سے اِس کے مُتعلّق پُوچھا گیا تو اُنھوں نے کہا کہ وُہ تیس سال سے اِسے مُتواتر پڑھ رہے ہَیں اَور اِس کے حیرت انگیز اثرات کا مُشاہدہ کیا ہے۔ غرضیکہ اَورادِ فتحیہ رُوحانی تسکین اَور وَجدانی کیف و سُرُور کا مُجرّب نُسخہ ہے، جِسے بے شُمار کشمیری مُسلمان بَیک زبان مَسجدوں

میں اور تنہائیوں میں پڑھ کر جذب و سلوک کی منازل کا بھرپور مشاہدہ کرتے ہیں۔

**اوراد فتحیہ اور دعائے رقاب کیا ہے؟:** یہ اوراد اور دعا حضرت خواجہ سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی وہ لازوال تصنیف ہے جو مختلف وظائف کا مجموعہ بے مثال ہے۔ اسے قرآن مجید فرقان حمید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی حسین بکھری چاندنی میں حمد باری تعالیٰ کو ایسے موثر، منور اور دل نشین انداز میں مرتب کیا گیا ہے کہ جس کو ہر خاندان کے صوفیائے کرام اور علمائے ذی احترام نے حرزِ جان بنایا اور اپنے ورد میں شامل کیا۔ حضرت خواجہ سید علی ہمدانی عشق الٰہی میں ڈوبے اور رنگ الٰہی سے رنگے پیر طریقت تھے۔" اوراد فتحیہ" اور "دعائے رقاب" اس روشن حقیقت کی آئینہ دار ہے۔ ارشادِ الٰہی ہے "جس نے توبہ کی اور ایمان اور ایمان لایا اور نیک عمل کئے تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور اُن کو کچھ نقصان نہ ہوگا (پارہ ۱۶، سورہ مریم آیت ۶۰) اور حدیث مبارکہ ہے "گناہوں سے توبہ کرنے والا شخص ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے اُس نے گناہ کیا ہی نہیں۔" (مشکوٰۃ شریف)

مندرجہ بالا فرمودات عالیہ سے عیاں ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو توبہ کرنے والے اور گناہوں کا اعتراف کرنے والے سے کتنا پیار ہے۔ اوراد فتحیہ کا آغاز اعترافِ گناہ اور طلبِ بخشش سے ہوتا ہے یعنی کلمۂ استغفار سے آغاز وظیفہ ہے تاکہ بندہ ظاہری و باطنی گناہوں سے پاک صاف ہو کر بارگاہِ ایزدی میں حاضر ہو۔ اُس ذات کبریا کی خوب خوب حمد و ثناء کرے اُس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کی صورت میں عقیدت کے پھول پیش کرے اور مغفرت رحمت کا بھکاری بن کر اپنی طلب کی جھولی بارگاہ عالی میں پھیلا دے۔

**ترتیب:** آپ محسوس کریں گے کہ اوراد کی ترتیب نہایت عمدہ ہے۔ یعنی خوفِ خدا، رضائے حق، توکل علی اللہ، تزکیۂ نفس، صفائے قلب، پابندی شریعت، اتباعِ سنت اور تسلیم و رضا کی ایسی تمام منازل اس میں موجود ہیں جو راہِ سلوک میں بنیادی حیثیت کی حامل ہیں۔ یہاں تلقینِ ذکرِ الٰہی ہے۔ یہاں فتوحاتِ باطنی کی ضوفشانی ہے۔ یہاں عرفان و آگہی کی کھلی چاندنی ہے۔ یہاں

حقیقت و معرفت کی دُنیا کے اَسرار کُھلتے نظر آتے ہَیں۔ یہاں نُور و نکہت کی خُوشبو میں بَسا ایسا درسِ محبّت ہے جو عراقِ دِل نشیں کے ساز کو چھیڑتا ہے اور اُسے جہانِ مَعرفت کے مخفی خزانوں کا پتہ دیتا ہے۔

اَب تک اِس کی مُتعدّد شرحیں لکھی جا چُکی ہیں۔

❁ **اِقتباسات اَز اِنتباہ فی سَلاسل اَولیاء اللہ** : حضرت شاہ ولی اللہ مُحدّث دِہلوی رحمۃ اللہ علیہ (مُتوفّی ۱۱۷۶ھ) اپنی کتاب اِنتباہ فی سَلاسل اَولیاءاللہ میں اَورادِ فتحیہ کے بارے میں یُوں گوہر فشاں ہیں۔

"کہ اَز تبرّکاتِ اَنفاسِ ہزار و چہار صد ولی کامل جمع شُد است و فتح ہریک اَزاں در کلمہ بُودہ است۔ ہرکہ اَز سر حضُور ملازمت نماید' برکت و صفائی آں مُشاہدہ خواہد نمود، و اَز ولایت ہزار و چہار صد ولی نصیب یابد"

❁ ترجمہ: کہ ایک ہزار چار سو (۱۴۰۰) ولیِ کامل کے مُتبرک کلام سے جمع ہُوا ہے اَور فتح ہر ایک کی اِن میں سے ایک کلمہ میں ہُوتی ہے جو حضُوری کے ساتھ اَپنے پر لازم کرلے اُس کی برکت اَور صفائی مُشاہدہ کرے گا۔

❁ **سندِ قبولیت** : حضرت میر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اَورادِ فتحیہ حضُور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے منظور شُدہ مجمُوعۂ وظائف ہے۔ اس سے زیادہ مُستند ہونے کی بھلا کوئی اَور سَند کیا ہو سکتی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ مُحدّث دِہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اِنتباہِ فی سَلاسل اولیاء اللہ میں اِس مُشاہدۂ باطنی کو یُوں بیان کیا ہے۔

"اکنوں اگر فضائل و خواص اِین اَوراد گُفتہ شد بتطویل اَنجامد چراکہ آن حضرت در مُدّت عُمرِ خُود معمورۂ عالم راسہ نوبت سَیر کردہ اَند و ہزار چہار صد ولی کامل را یافتہ اَند و اَز ہر ولی در وقتِ وِداع دُعائے رُقعہ

اِلتماس نمودہ اَند، وآن رقعہ ہا بَرجامہ خُود مُرّقع کردہ اَند، وآن داعِیہ واَذکار را کہ بے اختیار بر زبانِ ایشاں جاری مے شد جمع ساختہ اند این اَوراد شُدہ است "مَنقُول است اَز ہماں حضرت کہ چُوں دَواز دَہم بار بزیارت کعبہ رفتم بمسجد اَقصیٰ رسیدم، حَضرت رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را واقعہ دیدم کہ بجانب ایں درویش می آیند، برخاستم، پیش رفتم وسَلام بگُفتم، اَز آستینِ مُبارک خُود جُزوی بیرون آوُردَند و این درویش را فرمُود کہ خُذ ہٰذہ الفتحۃ یعنی بگیر ایں فتحیہ را، چُون از دستِ مُبارک حضرت رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گرفتم و نظر کردم اَورا د بُودند، بدین اِشارات اُورا فتحیہ نام کردہ شُد۔"

✿ ترجمہ: اَب اگر فضائِل اَور خواص اِس اَوراد کے بیان کئے جائیں تو بہت طویل ہو جائے۔ اِس واسطے کہ آں حضرت (یعنی میر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ) نے اپنی ساری عُمر میں مَعمُورۂ عالَم کی تین مرتبہ سَیر کی ہے اور چودہ سَو ۱۴۰۰ ولی کامل سے ملے ہیں اَور ہر ولی سے رُخصت کے وقت دُعا اَور رُقعہ کی اِلتماس کی ہے اَور اُن رقعوں کو اپنے جامہ پر مُرّقع کیا ہے اَور اُن دُعاؤں اَور اَذکار کو جو بے اِختیار اُن کی زبان پر جاری ہوتے تھے، جمع کیا ہے، یہ اَوراد ہو گیا ہے۔ اِنھی (حضرت میر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ) سے مَنقُول ہے کہ "جب مَیں بارہویں دفعہ کعبہ شریف کی زیارت کو چلا اَور رستے میں مسجد اقصےٰ پہنچا تو وہاں پر حضرت رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ اِس درویش کی طرف تشریف لا رہے ہیں۔ مَیں اُٹھا، آگے بڑھا اَور سلام عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آستین مُبارک سے ایک جُزو نکالا اور اس درویش سے فرمایا

کہ خُذْ ھٰذِہِ الْفَتِحِیَۃِ یعنی اِس فتحیہ کو لے۔ جب مَیں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک سے اِسے لیا اور اِس پر نظر ڈالی تو یہی اَوراد تھے۔ اِس اِشارہ سے اِن کا نام فتحیہ رکھا گیا"۔

طریقہ ختم میر سیّد ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ : حضرت شاہ ولی اللہ مُحدّث دِہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا اپنی کتاب اِنتباہ فی سَلاسل اَولیاء اللہ میں اِرشاد ہے کہ اُن کے پاس اپنے والدِ ماجد (حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ ) کے ہاتھ کا لکھا ہُوا طریقہ ختم میر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ مَوجُود ہے جو یُوں ہے۔

"اَوّل نیم شب برخیزد و وُضُو تازہ کُند و دو رکعت نفل ادا نماید و در ہر رکعتے بعد فاتحہ پانزدہ بار سُورۂ اخلاص، بعد از سلام ہزار بار بگوید بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، بعد اَزاں ہزار بار بخواند یَاخَفِیَّ الْاَلْطَافِ اَدْرِکْنِی بِلُطْفِکَ الْخَفِیِّ، بَعْدُہٗ ہزار بار و یک بار یَا بُدُّوحُ بخواند و سَر بگریبان فرود برو و مُراقبہ کند، بہ بنید از عالَم غیب چہ چیز مشاہدہ می شَوَد، بعد از فراغ دوگانہ ثواب امیر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ بخواند"۔

ترجمہ : اوّل آدھی رات کو اُٹھے اَور وُضُو تازہ کرے اَور دو رَکعت نفل پڑھے اَور ہر رَکعت میں اَلْحَمْدُ کے بعد پندرہ دفعہ سُورۂ اخلاص پڑھے۔ بعد سلام کے ہزار دفعہ پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اس کے بعد ایک ہزار دفعہ پڑھے۔ یَاخَفِیَّ الْاَلْطَافِ اَدْرِکْنِیْ بِلُطْفِكَ الْخَفِی۔ اِس کے بعد ایک ہزار اَور ایک مرتبہ پڑھے۔ یَا بُدُّوحُ اَور سَر گریبان میں جُھکا دے اَور مُراقبہ کرے اَور دیکھے کہ عالَمِ غَیب سے کیا چیز مُشاہدہ ہوتی ہے۔ جب اِس سے فارِغ ہو دوگانہ پڑھے اِس کا ثواب میر سیّد علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کو بخشے۔

❁ **دُعائے رِقاب** : رقبہ کی جمع رِقاب ہے جس کے معنی گردن کے ہیں عربی زبان میں رقبہ کے اِصطِلاحی معنی غُلام کے ہیں۔ اِس دُعا کا نام دُعائے رِقاب اِس مُناسبت سے رکھا گیا ہے کہ اِنسان اَللہ کریم کا غُلام ہے۔ غُلام کی اپنی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ غُلام کسی چیز کا مالِک نہیں ہوتا۔ غُلام کے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی۔ جو کُچھ بھی غُلام کے پاس ہوتا ہے وُہ مالِک کا عطا کردہ ہوتا ہے۔ اِس دُعا میں بندہ بَطورِ غُلام کے اپنی حاجتوں کی عرضی اَللہ کریم کی بارگاہِ عالیہ میں پیش کرتا ہے جو مالِکِ حقیقی ہے۔ اِنسان بطورِ غُلام کے اَللہ کریم کے دربارِ عالی میں بِھیک کی جھولی پھیلائے گا تو پھر وُہ خالی ہاتھ کیسے لَوٹ سکتا ہے۔ مولانا گرامی جالندھری نے کیا خُوب فرمایا ہے ؎

عِصیانِ ما و رَحمتِ پَروردِگار ما
اِیں را نِہایت است نہ آں را نِہایتے

❁ **ضروری ہدائیت** : اگر آپ اَورادِ فتحیہ بَوقتِ شام پڑھیں تو نیچے دِئے ہُوئے خاکہ کے مُطابِق یُوں پڑھیں کیونکہ اِس طرح پڑھنا معنی و مفہوم کے اِعتبار سے ضروری ہے۔

| نمبر شُمار | صفحہ | سطر | بوقتِ شام یُوں پڑھیں |
|---|---|---|---|
| ۱- | ۸۷ | ۶ | مَرْحَبًا بِالْمَسَاءِ الْجَدِيْدِ وَ بِاللَّيْلِ السَّعِيْدِ<br>مُبارک ہو نئی شام اور مُبارک ہو اچھی رات |
| ۲- | ۹۰ | ۵ | اَمْسَيْنَا وَ اَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ<br>شام کی ہم نے اَور شام کی تمام مُلک نے اَللہ کے لِئے |
| ۳- | ۹۱ | ۲ | اَمْسَيْنَا عَلٰى فِطْرَتِ الْاِسْلَامِ<br>شام کی ہم نے فِطرتِ اِسلام پر |

# التماسِ عاجزانہ

اَے شاہِ شہاں ، اَے وِردِ زباں
ہو ذِکر ہی صُبح و شام تِرا

دِل میں ہو ہمیشہ یاد تِری
لَب پہ ہو ہمیشہ نام تِرا

سامانِ سُکونِ دِل کر دے
آسان مِری مُشکِل کر دے

ہر موج کو تُو ساحِل کر دے
بِگڑی کا بنانا کام تِرا

# اَورادِ فتحیہ

مع

# دُعائے رِقابؒ

# اِلتماس بحضورِ غفور الرّحیم

شاہا زِ کرم بر مَنِ درویش نگر
برحالِ منِ خستہ و دِل ریش نگر
ہر چند نیَم لائقِ بخشائشِ تو
بر من منِگر، بر کرمِ خویش نگر

میر سیّد علی ہمدانیؒ

ترجمہ

اَے بادشاہ (اِلٰہی) کرم کی نظر سے اِس فقیر کو دیکھ
مُجھ عاجز اَور دُکھی دِل والے کی حالت پر نظر ڈال
بلاشُبہ مَیں تیری بخشش کے لائق تو نہیں ہُوں
لیکن تُو مُجھ کو نہ دیکھ بلکہ اَپنے کرم کو دیکھ

# اَوْرَادِ فَتْحِیَّہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ

میں خدائے بزرگ و برتر سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ

میں خدائے بزرگ و برتر سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ

میں خدائے بزرگ و برتر سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں جس کے سوا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ

کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہے۔ اپنی ذات سے قائم ہے۔ اور

اَتُوْبُ اِلَیْہِ وَاَسْئَالُہُ التَّوْبَۃَ ط

میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں اور اسی سے توبہ مانگتا ہوں۔

تَوْبَةَ عَبْدٍ ظَالِمٍ لَّا يَمْلِكُ لِنَفْسِهٖ
توبہ ایک ظالم بندے کی، جو اپنے وُجود کے لیئے ضرر اور
ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۞ وَلَا مَوْتًا وَّلَا
نفع کا مالک نہیں ہے۔ اور نہ (قادر ہے) موت پر اور
حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ۞ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ
نہ حیات پر اور نہ دوبارہ اُٹھائے جانے پر۔ اے اللہ! تو سدا
السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ
سلامت ہے اور تجھی سے جہان کی سلامتی ہے اور تیری طرف
يَرْجِعُ السَّلَامُ ۞ حَيِّنَا رَبَّنَا
سلامتی کا رُجُوع ہے۔ اے پروردگار ہمیں اَمن وچین سے
بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ ۞
زندہ رکھ۔ اور سلامتی کے گھر (یعنی بہشت) میں داخل کردے۔
تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ
اے پروردگار تو بڑا برکتوں والا ہے اور اے بزرگی اور بڑائی کے صاحب تو بڑا
وَالْاِكْرَامِ ۞ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا
بُلند ہے۔ اے اللہ! تجھے ہی تعریف ہے، اُس قدر جو

يُوَافِيْ نِعَمَكَ وَيُكَافِيْ مَزِيْدَ كَرَمِكَ

تیری نعمتوں کے مقابل کافی ہو، تیری مزید بخشش کے مساوی

اَحْمَدُكَ بِجَمِيْعِ مَحَامِدِكَ مَا عَلِمْتُ

میں تجھے سب خوبیوں کے ساتھ سراہتا ہوں، جو مجھے معلوم

مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ ۞ وَعَلٰى جَمِيْعِ

ہیں یا جو اُن میں سے معلوم نہیں ہیں۔ اور تیری سب نعمتوں

نِعَمِكَ مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ ۞

کے مقابل جو مجھے معلوم ہیں یا جو اُن میں سے معلوم نہیں ہیں۔

وَعَلٰى كُلِّ حَالٍ

اور ہر حال میں

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ط

پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ تعالےٰ کے شیطان راندے ہُوئے سے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۵ ط

اللہ وُہ پاک ذات ہے جس کے سوا کوئی پُوجنے کے لائق نہیں، وُہ زندہ

لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِي

ہے اپنی ذات سے قائم۔ نہ اُس کو اُونگھ آئے اور نہ نیند۔ زمین و آسمان

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ

کے اندر جو کچھ ہے، اُسی کی مِلک ہے۔ اُس کے حکم کے

ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ إِلَّا بِإِذْنِهٖ

بغیر کوئی اُس کے سامنے سفارشی ہونے کا دَم نہیں مار سکتا۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

گزشتہ اور آئندہ زمانوں کا اُسے پُورا پُورا علم ہے

وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ إِلَّا

اور اُس کے معلومات سے کِسی کو کِسی شئے کا پُورا پُورا علم نہیں ہو سکتا،

بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ

مگر جس قدر وُہ خُود چاہے۔ اُسی کی کُرسی میں آسمان اور زمین

وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهٗ حِفْظُهُمَا وَ

سما رہے ہیں۔ اور وُہ اُن کی حِفاظت سے تھکتا نہیں، اور

هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝

وُہ عالی شان بُزرگ قدر ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ (۳۳ بار) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (۳۳ بار)

اللہ کی ذات پاک ہے (۳۳ بار) سب خُوبیاں اللہ ہی کو ہَیں (۳۳ بار)

اَللّٰہُ اَکْبَرُ (۳۴ بار)

اللہ کی ذات بہت بڑی ہے (۳۴ بار)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ

اُس وحدہٗ لاشریک کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔ اُسی کی

لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی

بادشاہی ہے اور اُسی کو خوبیاں ہیں اور وہ ہر

كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (۱۰ بار)

شئے پر قُدرت رکھتا ہے۔ (دس بار پڑھے)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِكُ الْجَبَّارُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہ ہے غالب۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اکیلا ہے زبردست۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں غالب ہے بڑا بخشنہار۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْكَرِیْمُ السَّتَّارُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں بڑی بخشش والا ہے پردہ پوش۔

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ

اَللّٰہ کے سوا کوئی معبُود نہیں جو بڑا ہے عالی قدر ہے۔

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ خَالِقُ اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ

اَللّٰہ کے سوا کوئی معبُود نہیں جو دِن اور رات کا پیدا کرنے والا ہے

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَعْبُوْدُ بِکُلِّ مَکَانٍ

اَللّٰہ کے سوا کوئی معبُود نہیں جو ہر جگہ پُوجا جاتا ہے۔

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَذْکُوْرُ بِکُلِّ لِسَانٍ

اَللّٰہ کے سوا کوئی معبُود نہیں جس کی یاد ہر زبان پر جاری ہے۔

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَعْرُوْفُ بِکُلِّ اِحْسَانٍ

اَللّٰہ کے سوا کوئی معبُود نہیں جو ہر خُوبی کے ساتھ مشہُور ہے۔

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ

اَللّٰہ کے سوا کوئی معبُود نہیں جو ہر روز ایک نئی شان میں ہے۔

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اِیْمَانًا بِاللّٰہِ

اَللّٰہ کے سوا کوئی معبُود نہیں ایمان لانے کو اَللّٰہ پر۔

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اَمَانًا مِّنَ اللّٰہِ

اَللّٰہ کے سوا کوئی معبُود نہیں (یہ کلمہ) ڈھال ہے (غضب) اِلٰہی سے

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ اَمَانَةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (یہ کلمہ) اَمانت ہے اللہ کی طرف سے

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گُناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت

اِلَّا بِاللّٰہِ

اللہ کی توفیق کے سوا مُمکن نہیں

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَانَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاہُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور نہیں پُوجتے ہم مگر اُسی کو۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ حَقًّا حَقًّا

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں یہ کلمہ بالکل ٹھیک ہے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ اِیْمَانًا وَّصِدْقًا

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ایمان اور صدق کے ساتھ۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ تَعَبُّدًا وَّرِقًّا

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں بندگی اور عاجزی کے ساتھ۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ تَلَطُّفًا وَّرِفْقًا

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں یہ کلمہ خُدا کے لُطف اور مُوافقت کیلئے ہے

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو ہر چیز سے پہلے ہے

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو ہر چیز سے پیچھے (باقی رہنے والا) ہے

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْقٰى رَبُّنَا

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہمارا رب سدا رہے گا

وَيَفْنٰى وَيَمُوْتُ كُلُّ شَيْءٍ

اور ہر شے فنا ہو جائے گی۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَلْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جس کی بادشاہی حق ہے، ظاہر ہے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَلْمَلِكُ الْحَقُّ الْيَقِيْنُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جس کی بادشاہی حق اور یقینی ہے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَلْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عالی قدر صاحبِ عظمت ہے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَلْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بہت بُردبار اور کرم کرنے والا ہے

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبۡعِ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو ساتوں آسمانوں

وَرَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ

اور عرش عظیم کا پروردگار ہے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَكۡرَمُ الۡاَكۡرَمِیۡنَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو سب سے بڑھ کر بخشش کرنے والا ہے

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ حَبِیۡبُ التَّوَّابِیۡنَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو توبہ کرنے والوں کا دوست ہے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ رَاحِمُ الۡمَسَاكِیۡنَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ هَادِی الۡمُضِلِّیۡنَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو گمراہوں کا رہنما ہے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ دَلِیۡلُ الۡحَآئِرِیۡنَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حیرانوں کو راہ بتانے والا ہے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ دَلِيْلُ الْمُتَحَيِّرِيْنَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بھٹکے ہوؤں کو مقصد پر پہنچانے والا ہے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَمَانُ الْخَآئِفِيْنَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو ڈرنے والوں کو امن دینے والا ہے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ غِيَاثُ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو فریادیوں کا فریاد رس ہے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو سب سے اچھا مددگار ہے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ خَيْرُ الْحٰفِظِيْنَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو سب سے اچھا نگہبان ہے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو سب سے اچھا وارث ہے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو سب سے اچھا حاکم ہے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو سب سے اچھا روزی رساں ہے۔

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ

اَللّٰہ کے سوا کوئی معبُود نہیں جو سب سے اچھا کشائش دینے والا ہے۔

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ

اَللّٰہ کے سوا کوئی معبُود نہیں جو سب سے اچھا گُناہ بخشنے والا ہے۔

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ

اَللّٰہ کے سوا کوئی معبُود نہیں جو سب سے اچھا رحم کرنے والا ہے۔

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَصَدَقَ وَعْدَہٗ

اَللّٰہ کے سوا کوئی معبُود نہیں جو یکتا ہے اور جس نے اپنے وعدہ کو سچّا کیا۔

وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ

اَور اپنے بندے کو نُصرت دی اور اپنے لشکر کو غالب کیا۔

وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ وَلَاشَیْءَ بَعْدَہٗ

اَور کُفّار کے گروہوں کو شکست دی بذاتِ خُود اور اُس کے بعد کسی شَے کا وُجُود نہیں

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اَهْلُ النِّعْمَةِ

اَللّٰہ کے سوا کوئی معبُود نہیں جو نِعمتوں کا صاحِب ہے۔

وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ

فضل و عطا کا مالِک ہے اَور اچھی صِفتوں کے قابل وُہی ہے۔

لَآ اِلٰــهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَخَلْقِهٖ وَزِنَةَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں بہ تعداد اُس کی مخلوق اور عرش

عَرْشِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَمِدَادَكَلِمَاتِهٖ

کے وزن کے برابر، اتنا کہ اللہ کی ذات پسند کرے اور اُس کے کلمات کے برابر۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ صَاحِبُ الْوَحْدَانِيَّةِ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اکیلا ہے، ذات میں یکتا ہے

الْفَرْدَانِيَّةِ الْقَدِيْمِيَّةِ الْاَزَلِيَّةِ

صفات میں قدیم ہے۔ ہمیشہ سے ہے،

الْاَبَدِيَّةِ ط لَيْسَ لَهٗ ضِدٌّ وَّلَا نِدٌّ

ہمیشہ رہے گا۔ نہ کوئی اُس کے مُقابل ہے اور نہ برابر

وَّلَا شِبْهٌ وَّلَا شَرِيْكٌ

اور نہ مثل ہے اور نہ شریک۔

لَآ اِلٰــهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں۔

لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۞ يُحْيِ

اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کی خُوبیاں۔ زندہ کرتا ہے

وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ
اور مارتا ہے۔ اور وہ خود زندہ ہے، اسے موت نہیں۔ اسی کے ہاتھ

الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط
میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ط هُوَ الْاَوَّلُ وَ
اور اُسی کی طرف سب کی رجوع ہے۔ وہ سب سے اول ہے، اور

الْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ
سب کے بعد، ظاہر قدرت میں، چھپا ہُوا ذات میں۔ اور اُس کو

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ط لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ
ہر شئے کا علم ہے۔ اُس کی مثل کوئی شئے نہیں

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ط حَسْبُنَا
اور وہ سُنتا دیکھتا ہے۔ ہمیں اللہ

اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ
کافی ہے۔ اور وُہی کارساز ہے۔ کیا ہی اچھا

الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ (سہ بار بخواند)
آقا اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔ (تین بار پڑھے)

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ط

اَے اَللہ تجھی سے ہم بخشش چاہتے ہیں اور تیری طرف رُجُوع ہے۔

اَللّٰھُمَّ

اَے اللہ!

لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَیْتَ

کوئی اُس کا روکنے والا نہیں جو شے تُو عطا کرے

وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ

اور کوئی عطا کرنے والا نہیں جو تُو روک دے

وَلَا رَآدَّ لِمَا قَضَیْتَ

کوئی اُس کا پھیرنے والا نہیں جو تُو چاہے

وَلَا یَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ط

اور کوئی فائدہ نہیں دے سکتی تیرے مُقابل کسی تونگر کو اُس کی تونگری

سُبْحَانَ

میرا رب

رَبِّیَ الْعَلِیِّ الْاَعْلَی الْوَهَّابِ (دو بار)

پاک ہے، بہت بُلند، نہایت اعلیٰ، بڑی بخشش والا (دو بار)

# سُبْحَانَ

میرا رب

رَبِّیَ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی الْکَرِیْمِ الْوَهَّابِ

پاک ہے، بہت بُلند، نہایت عالی شان، بخشش اور عطا والا۔

## یَا وَهَّابُ

اَے بہت بخشش وَالے

سُبْحٰنَکَ مَا عَبَدْنٰکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ

تیری ذات پاک ہے۔ ہم نے تیری بندگی نہیں کی جیسا چاہیئے تھا۔

سُبْحٰنَکَ مَا عَرَفْنٰکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ

تیری ذات پاک ہے۔ ہم نے تجھے نہیں پہچانا جیسا کہ چاہیئے تھا۔

سُبْحٰنَکَ مَا ذَکَرْنٰکَ حَقَّ ذِکْرِکَ

تیری ذات پاک ہے۔ ہم نے تجھے یاد نہیں کیا جیسا کہ چاہیئے تھا۔

سُبْحٰنَکَ مَا شَکَرْنٰکَ حَقَّ شُکْرِکَ

تیری ذات پاک ہے۔ ہم نے تیرا شکر ادا نہیں کیا جیسا کہ چاہیئے تھا۔

سُبْحَانَ اللهِ الْاَزَلِیِّ الْاَزَلِ

پاک ہے وُہ اللہ جو ہمیشہ سے ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْاَبَدِيِّ الْاَبَدِ

پاک ہے وُہ اَللہ جو ہمیشہ رہے گا۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ

پاک ہے وُہ اَللہ جو اکیلا ہے ذات و صِفات میں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ

پاک ہے وُہ اَللہ جو یکتا ہے بے نیاز۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ رَافِعِ السَّمٰوٰتِ

پاک ہے وُہ اَللہ جو بغیر سُتُونوں کے آسمانوں کو

بِغَيْرِ عَمَدٍ

قائم کرنے والا ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِىْ لَمْ يَتَّخِذْ

پاک ہے وُہ اَللہ جِس نے اِختیار نہیں کی

صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا

جورُو اور نہ اولاد۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِىْ لَمْ يَلِدْ

پاک ہے وُہ اَللہ جس کی کوئی اولاد نہیں

وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ

اور نہ وُہ کسی کی اَولاد ہے اور نہ کوئی اُس کے

كُفُوًا اَحَدٌ

برابر کا ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ

پاک ہے اللہ، وُہ بادشاہ ہے نہایت پاک۔

سُبْحَانَ ذِى الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ

پاک ہے جسمانی اور رُوحانی بادشاہی کا مالک۔

سُبْحَانَ ذِى الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ

پاک ہے عزّت اور بڑائی والا،

وَالْقُدْرَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْجَلَالِ

اور قُدرت و دبدبے والا، اور بُزرگی

وَالْجَمَالِ وَالْكَمَالِ وَالْبَقَآءِ وَ

اور خوبی اور کمالات والا ہمیشہ رہنے والا، تعریف

الثَّنَآءِ وَالضِّيَآءِ وَالْاٰلَآءِ

کے لائق اور روشنی والا۔ خاص و عام

وَالنَّعمَآءِ وَالْکِبرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ ط

نعمتوں کا مالک۔ ذاتی اور صفاتی بُزرگی والا۔

سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِی لَایَنَامُ

پاک ہے بادشاہ (ایسا) زندہ جو نہ سوتا ہے

وَلَایَمُوْتُ ط سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ

اور نہ مرتا ہے۔ بہت ہی پاک ذات ہے

رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ ط

ہمارا رب، اور فرشتوں اور ارواح کا رب،

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ

اللہ کی ذات پاک ہے اور سب خُوبیاں اللہ کو ہیں۔ اور اللہ کے

اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلَاحَوْلَ

سِوا کوئی معبُود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے۔ گُناہ سے بچنے

وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط ۵

اور نیکی کرنے کی طاقت خُدائے بُزرگ و برتر کی توفیق کے سِوا مُمکن نہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ الْحَقُّ الَّذِی

اے اللہ تُو ہی سچّا اور حقیقی بادشاہ ہے، جس کے سِوا

# لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ

کوئی معبود نہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| یَا اَللهُ جل جلالہٗ | یَا رَحْمٰنُ جل جلالہٗ | یَا رَحِیْمُ جل جلالہٗ |
| اے اللہ ! | اے بہت بخشش کرنے والے | اے نہایت مہربان |
| یَا مَلِکُ جل جلالہٗ | یَا قُدُّوْسُ جل جلالہٗ | یَا سَلَامُ جل جلالہٗ |
| اے بادشاہ | اے پاک ذات | اے بے عیب |
| یَا مُؤْمِنُ جل جلالہٗ | یَا مُهَیْمِنُ جل جلالہٗ | یَا عَزِیْزُ جل جلالہٗ |
| اے امان دینے والے | اے نگہبان | اے زبردست |
| یَا جَبَّارُ جل جلالہٗ | یَا مُتَکَبِّرُ جل جلالہٗ | یَا خَالِقُ جل جلالہٗ |
| اے ہمارے نقصان کو پورا کرنیوالے | اے بڑائی والے | اے پیدا کرنے والے |
| یَا بَارِئُ جل جلالہٗ | یَا مُصَوِّرُ جل جلالہٗ | یَا غَفَّارُ جل جلالہٗ |
| اے بے نمونہ پیدا کرنیوالے | اے صورت بنانے والے | اے بخشنے والے |
| یَا قَهَّارُ جل جلالہٗ | یَا وَهَّابُ جل جلالہٗ | یَا رَزَّاقُ جل جلالہٗ |
| اے غالب | اے بہت عطا کرنیوالے | اے بہت روزی دینے والے |
| یَا فَتَّاحُ جل جلالہٗ | یَا عَلِیْمُ جل جلالہٗ | یَا قَابِضُ جل جلالہٗ |
| اے مشکل کھولنے والے | اے جاننے والے | اے تنگ کرنے والے |

یَابَاسِطُ جَلَّ جَلَالُہٗ
اَے کھولنے والے

یَاخَافِضُ جَلَّ جَلَالُہٗ
اَے نیچا کرنے والے

یَارَافِعُ جَلَّ جَلَالُہٗ
اَے اُونچا کرنے والے

یَامُعِزُّ جَلَّ جَلَالُہٗ
اَے عزّت بخشنے والے

یَامُذِلُّ جَلَّ جَلَالُہٗ
اَے ذِلّت دینے والے

یَاسَمِیْعُ جَلَّ جَلَالُہٗ
اَے سُننے والے

یَابَصِیْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ
اَے دیکھنے والے

یَاحَکَمُ جَلَّ جَلَالُہٗ
اَے حاکم

یَاعَدْلُ جَلَّ جَلَالُہٗ
اَے بڑے عادِل

یَالَطِیْفُ جَلَّ جَلَالُہٗ
اَے باریک بین

یَاخَبِیْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ
اَے خبردار

یَاحَلِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ
اَے بُردبار

یَاعَظِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ
اَے عظمت والے

یَاغَفُوْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ
اَے بخشنے والے

یَاشَکُوْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ
اَے قدردان

یَاعَلِیُّ جَلَّ جَلَالُہٗ
اَے عالی شان

یَاکَبِیْرُ جَلَّ جَلَالُہٗ
اَے سب سے فائق

یَاحَفِیْظُ جَلَّ جَلَالُہٗ
اَے نگہبان

یَامُقِیْتُ جَلَّ جَلَالُہٗ
اَے روزی دینے والے

یَاحَسِیْبُ جَلَّ جَلَالُہٗ
اَے کِفایت کرنے والے

یَاجَلِیْلُ جَلَّ جَلَالُہٗ
اَے بُزرگ ذات

یَاکَرِیْمُ جَلَّ جَلَالُہٗ
اَے سخی

یَارَقِیْبُ جَلَّ جَلَالُہٗ
اَے نگہبان

یَامُجِیْبُ جَلَّ جَلَالُہٗ
اَے دُعا قبول کرنے والے

| | | |
|---|---|---|
| جَلَّ جَلَالُہٗ یَا وَاسِعُ | جَلَّ جَلَالُہٗ یَا حَکِیْمُ | جَلَّ جَلَالُہٗ یَا وَدُوْدُ |
| اَے کُشادہ بخشش والے | اَے حِکمت والے | اَے دوست |
| جَلَّ جَلَالُہٗ یَا مَجِیْدُ | جَلَّ جَلَالُہٗ یَا بَاعِثُ | جَلَّ جَلَالُہٗ یَا شَہِیْدُ |
| اَے بُزرگی والے | اَے مُردوں کو اُٹھانے والے | اَے حاضر و ناظر |
| جَلَّ جَلَالُہٗ یَا حَقُّ | جَلَّ جَلَالُہٗ یَا وَکِیْلُ | جَلَّ جَلَالُہٗ یَا قَوِیُّ |
| اَے خُدائی کے لائق | اَے کارساز | اَے قُوّت والے |
| جَلَّ جَلَالُہٗ یَا مَتِیْنُ | جَلَّ جَلَالُہٗ یَا وَلِیُّ | جَلَّ جَلَالُہٗ یَا حَمِیْدُ |
| اَے اُستوار کار | اَے مدد دینے والے | اَے خُوبیوں والے |
| جَلَّ جَلَالُہٗ یَا مُحْصِیُ | جَلَّ جَلَالُہٗ یَا مُبْدِئُ | جَلَّ جَلَالُہٗ یَا مُعِیْدُ |
| اَے زور آور | اَے پیدا کرنے والے | اَے دوبارہ پیدا کرنے والے |
| جَلَّ جَلَالُہٗ یَا مُحْیِیُ | جَلَّ جَلَالُہٗ یَا مُمِیْتُ | جَلَّ جَلَالُہٗ یَا حَیُّ |
| اَے زِندہ کرنے والے | اَے مارنے والے | اَے زِندہ ذات |
| جَلَّ جَلَالُہٗ یَا قَیُّوْمُ | جَلَّ جَلَالُہٗ یَا وَاجِدُ | جَلَّ جَلَالُہٗ یَا مَاجِدُ |
| اَے قائم بِالذّات | اَے تونگر | اَے بُزرگوار |
| جَلَّ جَلَالُہٗ یَا وَاحِدُ | جَلَّ جَلَالُہٗ یَا اَحَدُ | جَلَّ جَلَالُہٗ یَا صَمَدُ |
| اَے یکتا صِفات میں | اَے یکتا ذات میں | اَے بے نیاز |

جَلَّ جَلَالُہٗ يَا قَادِرُ جَلَّ جَلَالُہٗ يَا مُقْتَدِرُ جَلَّ جَلَالُہٗ يَا مُقَدِّمُ

اَے قُدرت والے اَے اِقتدار والے اَے تقدیم والے

جَلَّ جَلَالُہٗ يَا مُؤَخِّرُ جَلَّ جَلَالُہٗ يَا اَوَّلُ جَلَّ جَلَالُہٗ يَا آخِرُ

اَے تاخیر والے اَے سب سے اوّل اَے سب کے بعد

جَلَّ جَلَالُہٗ يَا ظَاهِرُ جَلَّ جَلَالُہٗ يَا بَاطِنُ جَلَّ جَلَالُہٗ يَا وَالِي

اَے ظاہر قُدرت میں اَے چھپے ہُوئے ذات میں اَے وَالی

جَلَّ جَلَالُہٗ يَا مُتَعَالِي جَلَّ جَلَالُہٗ يَا بَرُّ جَلَّ جَلَالُہٗ يَا تَوَّابُ

اَے بُرتر اَے بہت نیکوکار اَے توبہ قبول کرنےوالے

جَلَّ جَلَالُہٗ يَا مُنْعِمُ جَلَّ جَلَالُہٗ يَا مُنْتَقِمُ جَلَّ جَلَالُہٗ يَا عَفُوُّ

اَے اِنعام والے اَے بدلہ لینے والے اَے مُعاف کرنے والے

جَلَّ جَلَالُہٗ يَا رَؤُفُ جَلَّ جَلَالُہٗ يَا مَالِكَ الْمُلْكِ

اَے بہت مہربان اَے جہان کے مالک

جَلَّ جَلَالُہٗ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ جَلَّ جَلَالُہٗ يَا رَبُّ

اَے بُزرگی اور بڑائی کے صاحب اَے پروردگار

جَلَّ جَلَالُہٗ يَا مُقْسِطُ جَلَّ جَلَالُہٗ يَا جَامِعُ جَلَّ جَلَالُہٗ يَا غَنِيُّ

اَے اِنصاف والے اَے قیامت کو اکٹھا کرنےوالے اَے بے پرواہ

يَا مُغْنِيْ جَلَّ جَلَالُهٗ يَا مُعْطِيْ جَلَّ جَلَالُهٗ يَا مَانِعُ جَلَّ جَلَالُهٗ

اَے بے پرواہ کرنے والے اَے عطا کرنے والے اَے باز رکھنے والے

يَا ضَارُّ جَلَّ جَلَالُهٗ يَا نَافِعُ جَلَّ جَلَالُهٗ يَا نُوْرُ جَلَّ جَلَالُهٗ

اَے ضرر پہنچانے والے اَے نفع بخشنے والے اَے روشن کرنے والے

يَا هَادِيْ جَلَّ جَلَالُهٗ يَا بَدِيْعُ جَلَّ جَلَالُهٗ يَا بَاقِيْ جَلَّ جَلَالُهٗ

اَے رہنما اَے ایجاد کرنے والے اَے سدا رہنے والے

يَا وَارِثُ جَلَّ جَلَالُهٗ يَا رَشِيْدُ جَلَّ جَلَالُهٗ يَا صَبُوْرُ جَلَّ جَلَالُهٗ

اَے میراث لینے والے اَے راہ دکھانے والے اَے صبر والے

يَا صَادِقُ جَلَّ جَلَالُهٗ يَا سَتَّارُ جَلَّ جَلَالُهٗ

اَے سچے اَے پردہ پوش

يَا مَنْ

اَے وہ خدا

تَقَدَّسَتْ عَنِ الْاَشْبَاهِ ذَاتُهٗ

پاک ہے ہمسروں سے جس کی ذات

وَتَنَزَّهَتْ عَنْ مُّشَابَهَةِ الْاَمْثَالِ صِفَاتُهٗ

اور پاکیزہ ہیں مثلوں کی مشابہت سے جس کی صفات

# يَا مَنْ

اَے وُہ خُدا

دَلَّتْ عَلٰى وَحْدَانِيَّتِهٖ اٰيٰتُهٗ

رہنما ہیں جس کی یکتائی پر اُس کی قُدرت کے نشان

وَشَهِدَتْ بِرُبُوْبِيَّتِهٖ مَصْنُوْعَاتُهٗ

اور گواہ ہیں جس کی ربوبیّت پر اُس کی صنعتیں

وَاحِدٌ لَّا مِنْ قِلَّةٍ وَّمَوْجُوْدٌ لَّا مِنْ عِلَّةٍ

واحِد ہے بلا کسی کمی کے اور مَوجُود ہے بلا کسی سبب کے

# يَا مَنْ

اَے وُہ خُدا

هُوَ بِالْبِرِّ مَعْرُوْفٌ وَبِالْاِحْسَانِ مَوْصُوْفٌ

جو نیکیوں سے مشہور ہے۔ اور خُوبیوں سے مَوصُوف ہے۔

مَعْرُوْفٌ بِلَا غَايَةٍ وَمَوْصُوْفٌ بِلَا نِهَايَةٍ

اَیسا مشہُور جس کی اِنتہا نہیں اور مَوصُوف جس کی نہایت نہیں۔

اَوَّلُ قَدِيْمٌ بِلَا ابْتِدَآءٍ وَاٰخِرُ كَرِيْمٌ بِلَا انْتِهَآءٍ

وُہ اَیسا پہلا ہے جس کی قدامت کی اِبتدا نہیں۔ اور اَیسا آخری بُزرگوار ہے جس کی اِنتہا نہیں

وَغَفَرَ ذُنُوبَ الْمُذْنِبِیْنَ کَرَمًا وَّحِلْمًا

وُہ بخشش و بُردباری سے گُناہگاروں کے گُناہ مُعاف کردیتا ہے

یَا مَنْ لَّیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّھُوَ

اَے وُہ خُدا جس کی مثل کوئی شے نہیں۔ اور وُہی

السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ط

سُننے دیکھنے والا ہے۔

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

ہمیں اللہ کافی ہے اور اچھا کارساز ہے

نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ط

اچھا صاحب اور اچھا مددگار ہے۔

غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ط

خُدایا ہم تیری مدد چاہتے ہیں۔ اور تیری طرف رُجُوع ہے۔

اَللّٰھُمَّ

اَے اللہ!

یَادَآئِمًا بِلَا فَنَاءٍ وَیَاقَآئِمًا بِلَا زَوَالٍ

اَے سُدا رہنے والے جس کو فنا نہیں اور اے ہمیشہ رہنے والے لازوال

# وَيَا مُدَبِّرًا بِلَا وَزِيْرٍ

اور اے کسی وزیر کے بغیر تدبیر کرنے والے۔

# سَهِّلْ عَلَيْنَا وَعَلٰى وَالِدَيْنَا كُلَّ عَسِيْرٍ

ہم پر اور ہمارے ماں باپ پر ہر مُشکل آسان کر دے۔

# لَآ اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ

مَیں تیری خُوبیوں کو گِن نہیں سکتا۔

# اَنْتَ كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ

تُو ایسا ہے، جیسا کہ تُو نے خُود اپنی خُوبیاں بیان کی ہیں۔

# عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَآؤُكَ

عزّت والا ہے، جس نے تیری پناہ لی اور تیری خُوبیاں بڑی ہیں۔

# وَتَقَدَّسَتْ اَسْمَآؤُكَ وَعَظُمَ شَانُكَ

اور تیرے نام پاک ہیں اور تیری شان بڑی ہے۔

# وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

اور تیرے سوا کوئی معبُود نہیں۔

# يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ بِقُدْرَتِهٖ

اللہ جو چاہتا ہے اپنی قُدرت سے کرتا ہے۔

وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ بِعِزَّتِہٖ

اور حُکم کرتا ہے جو چاہتا ہے اپنی عزّت سے۔

اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ

سُنو! اللہ ہی کی طرف سب کاموں کی رُجُوع ہے۔

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ

اُس کی ذات کے عِلاوہ ہر شئے ہلاک ہونے والی ہے۔

لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ

اُسی کا حُکم ہے۔ اور اُسی کی طرف تم پھر جاؤ گے۔

فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ

قریب ہے کہ تجھے شرِ اعداء سے اللہ کفایت کرے گا۔

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ط

اور وُہی سُنتا جانتا ہے۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَكَفٰى

ہمیں اللہ بس ہے اور وُہی کافی ہے۔

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا

اور اللہ سُنتا ہے جو اُس کو پُکارے۔

وَلَيْسَ وَرَآءَ اللّٰہِ الْمُنْتَهٰى

اور کوئی نہیں جس کی اللہ کے سوا آرزو کی جائے۔ جس نے

مَنِ اعْتَصَمَ بِاللّٰہِ فَقَدْ نَجٰی

اللہ تعالیٰ کا سہارا پکڑا بس اُسے نجات مل گئی

سُبْحَانَ مَنْ لَّمْ يَزَلْ رَبًّا رَّحِيْمًا

وُہ پاک ہے جو سدا مہربان پروردگار ہے۔

وَلَا يَزَالُ كَرِيْمًا

اور اُس کی بخششوں کو زوال نہیں۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو بُردبار اور بخشش والا ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو ہمیشہ سے ہمیشہ تک زندہ اور قائم ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو برتر اور بزرگ ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَنَّانُ الْعَلِيْمُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو بڑا احسان کرنے والا جاننے والا ہے

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الْقُدُّوْسُ الْقَدِيْمُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو بڑا ہی پاک اور قدیم ہے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو وسیع بخشش والا حکیم ہے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو سمیع و علیم ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ

اللہ پاک ہے اور برکت والا ہے۔ (ساتوں) آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

کا رب ہے۔ اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اور سب خوبیاں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وُہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں،

# اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا

ایک معبُود، ذات و صِفات میں یکتا، بے نیاز،

# فَرْدًا وِّتْرًا حَیًّا قَیُّوْمًا

یگانہ، طاق، زِندہ، قائم بالذّات

# دَآئِمًا اَبَدًا

ہمیشہ ابدالاباد رہنے والا۔

# لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا

جس نے اِختیار نہیں کیئے جورُو اور بچّے

# وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ

اور نہ کوئی بادشاہی میں اُس کا شریک ہے۔

# وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ

اور نہ اُسے ذِلّت ہے کہ حمایتی کی ضرورت ہو

# وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳ بار

اور پُوری پُوری بُزرگی اُسی کی بیان کرو۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ (تین بار)

# حَسْبُنَا اللّٰهُ لِدِیْنِنَا

اللہ ہی کافی ہے۔ ہمیں ہمارے دِین میں

حَسْبُنَا اللّٰهُ لِدُنْیَانَا
ہمیں اللہ ہی کافی ہے ہمیں ہماری دُنیا میں

حَسْبُنَا اللّٰهُ لِمَآ اَهَمَّنَا
ہمیں اللہ ہی کافی ہے اِس اَمر میں جو ہمیں غمگیں کرے۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ لِمَنْ بَغٰی عَلَیْنَا
ہمیں اللہ ہی کافی ہے اس شخص کے لیے جو ہم پر ظُلم کرے۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ لِمَنْ حَسَدَنَا
ہمیں اللہ ہی کافی ہے اُس شخص کے لیے جو ہم سے حسد کرے۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ لِمَنْ کَادَنَا بِالسُّوْٓءِ
ہمیں اللہ ہی کافی ہے اُس شخص کے لئے جو ہمارے لئے بُری تجویز سوچے۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ عِنْدَ الْمَوْتِ
ہمیں اللہ ہی کافی ہے موت کے وقت۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ عِنْدَ الْقَبْرِ
ہمیں اللہ ہی کافی ہے قبر کے عالَم میں۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ عِنْدَ الْحِسَابِ
ہمیں اللہ ہی کافی ہے حِساب کِتاب کے وقت۔

حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الْمَسَآئِلِ

ہمیں اللہ ہی کافی ہے سوال و جواب کے وقت۔

حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ

ہمیں اللہ ہی کافی ہے حشر و نشر کے وقت۔

حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الصِّرَاطِ

ہمیں اللہ ہی کافی ہے پُل صِراط سے گزُرتے وقت۔

حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الْمِیْزَانِ

ہمیں اللہ ہی کافی ہے ترازُو میں اعمال تُلنے کے وقت۔

حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ

ہمیں اللہ ہی کافی ہے جنّت و دوزخ کے (فیصلے کے) وقت۔

حَسْبُنَا اللّٰہُ عِنْدَ اللِّقَآءِ

ہمیں اللہ ہی کافی ہے دِیدار (الٰہی) کے وقت۔

حَسْبِیَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَط

ہمیں وُہ اللہ ہی کافی ہے جِس کے سِوا کوئی معبُود نہیں

عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ

مَیں اُسی پر بھروسہ کرتا ہُوں۔ اَور وُہ ہی عرشِ عظیم

# الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط

کا پروردگار ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ اللّٰہِ مَآ اَعْظَمَ اللّٰہُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ پاک ہے۔ اللہ کس قدر بڑا ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ اللّٰہِ مَآ اَحْلَمَ اللّٰہُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ پاک ہے۔ اللہ کس قدر بُردبار ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ اللّٰہِ مَآ اَکْرَمَ اللّٰہُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ پاک ہے۔ اللہ کس قدر برگزیدہ ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وُہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں،

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَقًّا اَللّٰھُمَّ

(حضرت) مُحمّد (صلّی اللہ علیہ وسلّم) اللہ کے سچّے رسُول ہیں۔ اے اللہ رحمت

صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ

بھیج ہمارے سردار (حضرت) مُحمّد (صلّی اللہ علیہ وسلّم) پر اور سیّدنا (حضرت)

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہٗ

مُحمّد (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کی آل اولاد پر، جب کہ ذکر کریں اُن کو

الذّٰاکِرُوْنَ ❁ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

یاد کرنے والے۔ اور رحمت بھیج ہمارے سردار (حضرت) مُحمّد

وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا

(صلی اللہ علیہ وسلم) پر۔ اور سیّدنا (حضرت) مُحمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل پر جب کہ

غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغٰفِلُوْنَ ❁

غافل لوگ اُن کی یاد سے غافل ہوں۔

رَضِیْنَا

ہم راضی ہو گئے

بِاللّٰہِ تَعَالٰی رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا

اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر اور اِسلام کے دِین ہونے پر

وَّبِسَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اور ہمارے سردار (حضرت) مُحمّد صَلّی اللہ علیہ وسلّم

نَبِیًّا وَّرَسُوْلًا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا

کے نبی اور رسُول ہونے پر۔ اور قرآن کے اِمام ہونے پر

وَّبِالْکَعْبَۃِ قِبْلَۃً وَّبِالصَّلٰوۃِ فَرِیْضَۃً

اور کعبہ کے قِبلہ ہونے پر اور نماز کے فرض ہونے پر

وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ اِخْوَانًا وَبِسَيِّدِنَا الصِّدِّيْقِ

اور مؤمنین کے باہم بھائی ہونے پر۔ اور سیّدنا (حضرت ابوبکر) صدّیق،

وَسَيِّدِنَا الْفَارُوْقِ وَسَيِّدِنَا ذِى النُّوْرَيْنِ

اور سیّدنا (حضرت عمرؓ) فاروق، اور سیّدنا حضرت عثمان) ذی النّورینؓ

وَسَيِّدِنَا الْمُرْتَضٰى اَئِمَّةِ الْهَادِيْنَ

اور سیّدنا (حضرت علی) مرتضیٰ کے، ہادی و امام ہونے پر۔

رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ

رضامندی ہو اللہ تعالےٰ کی ان سب پر

مَرْحَبًا

مُبارک ہو

بِالصَّبَاحِ الْجَدِيْدِ وَبِالْيَوْمِ السَّعِيْدِ

نئی صُبح، اور نیک دن۔

وَبِالْمَلَكَيْنِ الْكَاتِبَيْنِ الشَّاهِدَيْنِ الْعَادِلَيْنِ

اور دونوں فرشتے لکھنے والے گواہ عادل تم دونوں پر

حَيَّاكُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى فِىْ يَوْمِنَا هٰذَا

ہمارے اِس دِن میں تم دونوں پر اللہ تعالیٰ کا سلام ہو۔

اُكْتُبَا فِىْ اَوَّلِ صَحِيْفَتِنَا

تُم ہمارے اعمال نامہ کے شروع میں یہ کلمہ لکھ دو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اور میں اقرار کرتا ہوں کہ اللہ وحدہٗ لاشریک

وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ

کے سوا کوئی معبود نہیں

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

اور میں اقرار کرتا ہوں کہ (حضرت) محمّد (صلّی اللہ علیہ وسلّم)

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ

اُس کے بندے اور رسُول ہیں جنہیں اُس نے

بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ

ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا، تاکہ

عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

دینِ (اسلام) کو سب ادیان پر غالب کردے،

وَلَوْكَرِہَ الْمُشْرِكُوْنَ ط عَلٰى هٰذِهٖ

گو مُشرک ناخُوش ہی ہوں۔ ہم اِسی

الشَّهَادَةِ نَحْيَا وَعَلَيْهَا نَمُوْتُ

اِقرار پر زندگی بسر کرتے ہیں اور اِسی پر مریں گے۔

وَعَلَيْهَا نُبْعَثُ اِنْشَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اور اِنشاء اللہ تعالیٰ قیامت کو اسی پر اُٹھیں گے۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ

مَیں ہر مخلُوق کی بدی سے اللہ تعالیٰ کے سب

كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

کامل التاثیر کلمات کے ساتھ پناہ لیتا ہُوں۔

بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ

اللہ کے نام کے ساتھ جو سب ناموں سے بہتر ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ السَّمَآءِ

اللہ کے نام کے ساتھ جو زمین و آسمان کا پروردِگار ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ

اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے مُقابل کوئی

شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ

شَے زمین و آسمان میں ہرگز ضرر نہیں پہنچا سکتی

وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ط اَلْحَمْدُ

اور وُہ سُنتا ہے جانتا ہے۔ سب خُوبیاں اُس

لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا

اللہ کو جس نے ہمیں مرنے (سونے) کے زندہ کیا (یعنی جگایا)

وَاِلَیْهِ الْبَعْثُ وَالنُّشُوْرُ

اور اُسی کی طرف پھر جی اُٹھنا اور جانا ہے

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ

صُبح کی ہم نے اور صُبح کی تمام مُلک نے اللہ کے لیے۔

وَالْعِزَّةُ وَالْعَظَمَةُ وَالْكِبْرِیَآءُ وَالْجَبَرُوْتُ

اور عزّت اور عظمت اور بڑائی، اور بُزرگی،

وَالسُّلْطَانُ وَالْبُرْهَانُ لِلّٰهِ

اور غلبہ اور حُجّت اللہ ہی کے لیے ہے۔

وَالْاٰلَآءُ وَالنَّعْمَآءُ لِلّٰهِ وَاللَّیْلُ وَالنَّهَارُ لِلّٰهِ

اور ظاہری و باطنی نعمتیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور رات اور دِن اللہ ہی کے لیے ہیں۔

وَمَا سَكَنَ فِيهِمَا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ط

اور جو کچھ داخل ہے ان دونوں میں صرف خدائے واحد و غالب کے لئے ہی ہے

أَصْبَحْنَا

صُبح کی ہم نے

عَلٰى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ

فِطرت اسلام پر اور کلمہ اخلاص (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) پر

وَعَلٰى دِيْنِ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا

اور اپنے سردار اور اپنے نبی

مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(حضرت) محمّد مُصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دِین پر۔

وَعَلٰى مِلَّتِ أَبِيْنَا سَيِّدِنَا

اور اپنے باپ سیّدنا (حضرت)

إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَنِيْفًا

ابراہیم علیہ السّلام کی مِلّت پر، جو یک طرفہ

مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ط

مُسلمان تھے اور مُشرکین میں سے نہیں تھے۔

صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَ

رحمتیں ہوں اللہ کی اور اُس کے فرشتوں کی اور

اَنْۢبِیَآئِہٖ وَرُسُلِہٖ وَحَمَلَۃِ عَرْشِہٖ

اُس کے نبیوں اور رسُولوں کی اور حاملینِ عرش کی

وَجَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلٰی سَیِّدِنَا

اور اس کی تمام مخلُوقات کی۔ ہمارے سردار

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ

(حضرت) محمد (صلّی اللہ علیہ وسلّم) پر اور اُن کی تمام آل و صحاب

اَجْمَعِیْنَ ط عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمُ

پر۔ حضُور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم پر اور اُن سب پر

اَلسَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اللہ کا سلام اور رحمتیں و برکتیں نازل ہوں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار، اے اللہ کے رسول (صلّی اللہ علیہ وسلّم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

دُرود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار، اے اللہ کے محبوب (صلّی اللہ علیہ وسلّم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا خَلِیْلَ اللہِ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار، اے اللہ کے دوست (صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا نَبِیَّ اللہِ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار، اے اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا صَفِیَّ اللہِ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار، اے اللہ کے چُنے ہوئے (صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللہِ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار، اے اللہ کی خلقت میں سب سے بہتر (صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا مَنِ اخْتَارَہُ اللہُ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار، اے اللہ کے اختیار کیے ہوئے (صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا مَنْ اَرْسَلَہُ اللہُ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار، اے اللہ کے بھیجے ہوئے (صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا مَنْ زَیَّنَہُ اللہُ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار، اے اللہ کے زینت دیئے ہوئے (صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا مَنْ شَرَّفَہُ اللہُ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سردار، اے اللہ کے بزرگ کیے ہوئے (صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا سَیِّدِیۡ یَا مَنۡ کَرَّمَہُ اللّٰہُ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سَردار، اے اللہ کے مُعزز کیے ہُوئے (صَلَّی اللہُ علیہ وسلّم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا سَیِّدِیۡ یَا مَنۡ عَظَّمَہُ اللّٰہُ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سَردار، اے اللہ کے عظمت دیئے ہُوئے (صَلَّی اللہُ علیہ وسلّم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا سَیِّدِیۡ یَا سَیِّدَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سَردار، اے رُسُولوں کے سَردار (صَلَّی اللہُ علیہ وسلّم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا سَیِّدِیۡ یَا اِمَامَ الۡمُتَّقِیۡنَ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سَردار، اے پرہیزگاروں کے امام (صَلَّی اللہُ علیہ وسلّم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا سَیِّدِیۡ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیۡنَ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سَردار، اے نبیوں کے ختم کرنے والے (صَلَّی اللہُ علیہ وسلّم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا سَیِّدِیۡ یَا شَفِیۡعَ الۡمُذۡنِبِیۡنَ (۳ بار)

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سَردار، اے گنہگاروں کے شفاعت کرنیوالے (صَلَّی اللہُ علیہ وسلّم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا سَیِّدِیۡ یَا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سَردار، اے دونوں جہانوں کیلئے رحمت (صَلَّی اللہُ علیہ وسلّم)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا سَیِّدِیۡ یَا رَسُوۡلَ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ

دُرُود اور سلام آپ پر اے ہمارے سَردار اے دونوں جہانوں کے پروردگار کے بھیجے ہُوئے (صَلَّی اللہُ علیہ وسلّم)

صَلٰوۃُ اللّٰہِ تعالٰی وملٰٓئِکَتِہٖ وَاَنْبِیَآئِہٖ وَ
رحمتیں ہوں اللہ تعالیٰ کی اور اُس کے فرشتوں کی اور اُس کے نبیوں اور

رُسُلِہٖ وَحَمَلَۃِ عَرْشِہٖ وَجَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلٰی
رسُولوں کی اور عرش کے اُٹھانے والے فرشتوں اور سب مخلوقات کی اور

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط
ہمارے سردار (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آپ کی آل اور تمام اصحاب پر۔

عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ
آنحضرت پر اور اُن سب پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی
اے اللہ دُرود بھیج ہمارے سردار (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر پہلوں

الْاَوَّلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
میں۔ اور رحمت بھیج ہمارے سردار (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

فِی الْاٰخِرِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
پر پچھلوں میں۔ اور رحمت بھیج ہمارے سردار (حضرت) محمد

مُحَمَّدٍ فِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ
(صلی اللہ علیہ وسلم) پر فرشتوں کے گروہِ اعلیٰ میں قیامت کے

الدِّيْنِ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
دن تک۔ اور دُرُود بھیج ہمارے سردار (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

فِيْ كُلِّ وَقْتٍ وَّحِيْنٍ وَّصَلِّ عَلٰى
پر ہر وقت اور ہر ساعت میں۔ اور دُرُود بھیج تمام

جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَ
نبیوں اور رسُولوں (علیٰ نبینا وعلیہم الصّلوٰۃ والسّلام) پر اور

عَلٰى مَلٰٓئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى
اپنے مُقرّب فرشتوں پر۔ اور اپنے

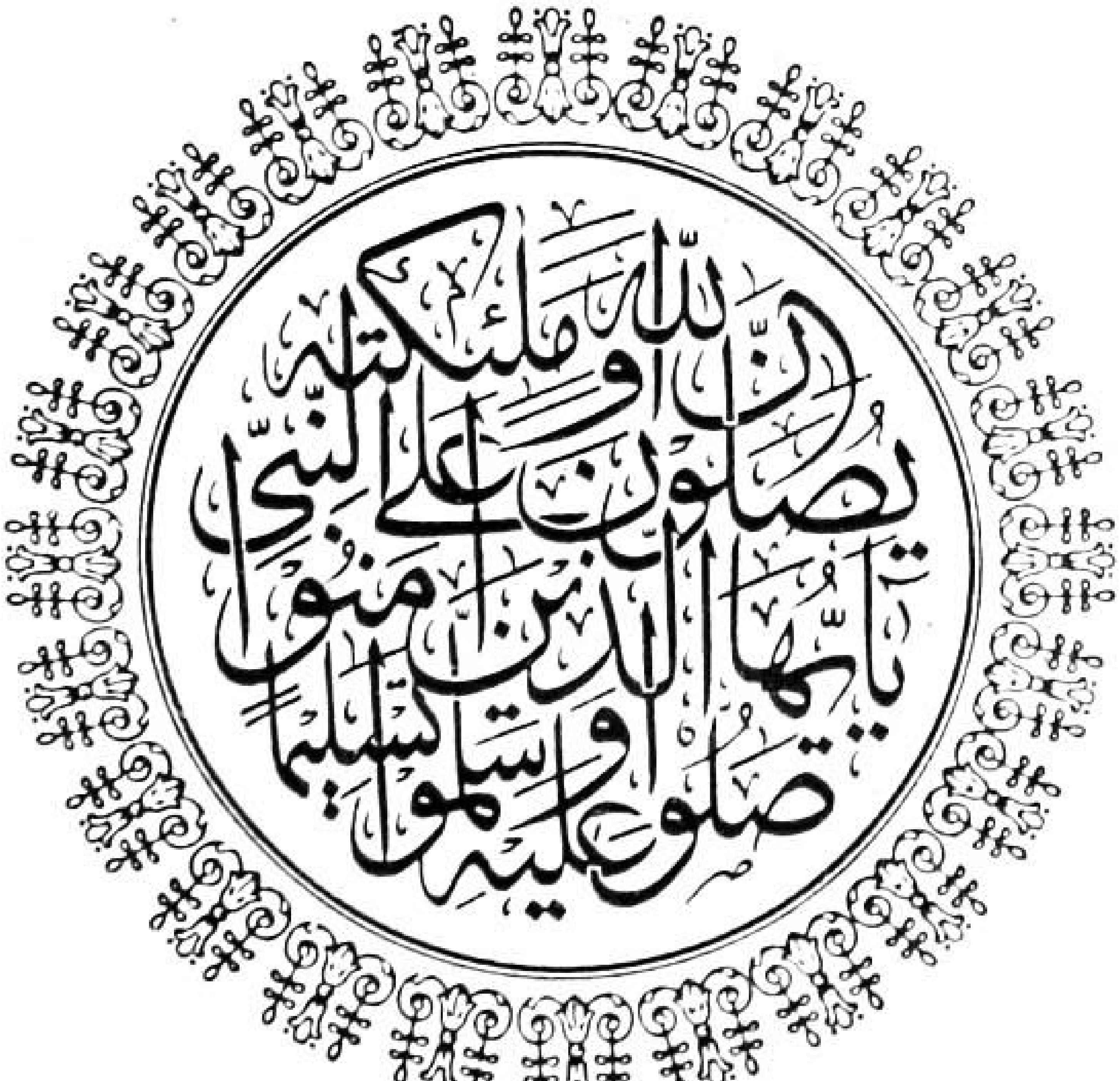
عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ وَعَلٰٓى اَهْلِ
نیک بخت بندوں پر۔ اور اپنے سب

طَاعَتِكَ اَجْمَعِيْنَ ط وَارْحَمْنَا
بندگی کرنے والوں پر۔ اور رحم فرما

مَعَهُمْ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ
ہم پر بھی اُن کے ساتھ اپنی مہربانی سے اے سب سے بڑھ کر

الرّٰحِمِيْنَ ط
مہربان۔

# دُعائے رقاب


ان الله وملئكته يصلون على النبى
يايها الذين امنوا
صلوا عليه وسلموا تسليما

# دُعَائے رِقَاب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ ط

شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا مہربان ہے

اَللّٰھُمَّ یَا مَالِكَ الرِّقَابِ

اے اللہ! اے اہلِ عالم کی گردنوں کے مالک!

وَیَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ وَیَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ

اور اے رحمت کے دروازے کھولنے والے اور اے سبب بنانے والے

ھِیْٔ لَنَا سَبَبًا لَّا نَسْتَطِیْعُ لَہٗ طَلَبًا

ہمارے لئے کوئی ایسا سبب بنا جس کو ہم طلب نہ کر سکتے ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا

اے اللہ ہمیں ایسا بنا دے کہ

مَشْغُوْلِیْنَ بِاَمْرِكَ اٰمِنِیْنَ بِعَدْلِكَ

تیرے ہی کام میں مشغول رہیں تیرے عدل کے سبب محفوظ رہیں

آئِسِیْنَ مِنْ خَلْقِكَ اٰنِسِیْنَ بِكَ

تیری مخلوق سے بے نیاز رہیں تجھ سے لو لگائے رہیں

مُسْتَوْحِشِیْنَ عَنْ غَیْرِكَ رَاضِیْنَ بِقَضَآئِكَ

سوائے تیرے غیروں سے دل نہ لگائیں تیری قضا پر راضی رہیں

صٰبِرِیْنَ عَلٰی بَلَآئِكَ قَانِعِیْنَ لِعَطَآئِكَ

تیری طرف سے آزمائشوں پر صابر رہیں تیری بخششوں پر قانع رہیں

شٰكِرِیْنَ لِنَعْمَآئِكَ مُتَلَذِّذِیْنَ بِذِكْرِكَ

تیری نعمتوں پر شاکر رہیں تیرے ذکر میں لذّت پائیں

فَرِحِیْنَ بِكِتَابِكَ

تیری کتاب میں فرحت پائیں

مُنَاجِیْنَ بِكَ فِیْٓ اٰنَآءِ اللَّیْلِ

تجھے پکارتے رہیں رات کے پہروں میں

وَاَطْرَافِ النَّهَارِ

اور دن کے گوشوں میں

مُبْغِضِیْنَ لِلدُّنْیَا وَمُحِبِّیْنَ لِلْاٰخِرَةِ

دُنیا سے رُوکش ہو جائیں اور آخرت سے پیار کریں

مُشْتَاقِيْنَ اِلٰى لِقَآئِكَ مُتَوَجِّهِيْنَ اِلٰى جَنَابِكَ

تیرے دیدار کے آرزومند رہیں تیری بارگاہ کی طرف مُتوجّہ رہیں

مُسْتَعِدِّيْنَ لِلْمَوْتِ

موت کے لئے تیار رہیں

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ

اے ہمارے پروردگار! اپنے پیغمبروں کی زبان سے تُونے جو وعدہ فرمایا ہے وُہ

وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ

عطا فرما اور قیامت کی رُسوائی سے بچا بے شک تُو

لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

وعدہ خِلافی نہیں کرتا۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ التَّوْفِيْقَ رَفِيْقَنَا

اے اللہ! اپنی توفیق کو بنا دے ہمارا رفیق

وَالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ طَرِيْقَنَا

اور سیدھے راستے کو بنا ہمارا طریقِ کار

اَللّٰهُمَّ اَوْصِلْنَا اِلٰى مَقَاصِدِنَا

اے اللہ! ہمیں کامیاب بنا ہمارے مقاصِد میں

وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

اور ہماری توبہ قبول فرما۔ بیشک توبہ قبول کرنے والا مہربان تُو ہی ہے۔

اَللّٰهُمَّ

اے اللہ

بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا

تیرے ہی نام سے ہم نے صُبح کی تیرے ہی نام سے شام کی

وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ

تیرے ہی نام سے جیتے ہیں تیرے ہی نام پر مریں گے

وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝

اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا

الٰہی ہمیں عطا فرما

لَذَّةَ النَّظَرِ إِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلٰى لِقَائِكَ

لذّتِ نظر اپنے رُوئے مُبارک کی اور شوق اپنی مُلاقات کا

اَللّٰهُمَّ

اے اللہ

اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَهٗ

ہمیں حق کو حق دِکھا اور اُس کی اِتّباع نصیب فرما

وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَهٗ

اور ہمیں باطل کو باطل دِکھا اور باطل سے بچنے کی توفیق دے

اَللّٰھُمَّ اَرِنَا حَقَآئِقَ الْاَشْیَآءِ کَمَا ھِیَ

اے اللہ! ہمیں چیزوں کی اصلیت دِکھادے جیسی کہ وُہ ہیں۔

تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِیْنَ

اور ہمیں مُسلمان کرکے مار اور ہمیں نیکوں کے ساتھ شامل کردے۔

وَادْفَعْ عَنَّا شَرَّ الظّٰلِمِیْنَ

اور ہم سے دفع کر ظالموں کا شر

وَشَارِکْنَا فِیْ دُعَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ

اور ہمیں شریک فرما مومنین کی دُعاؤں میں

وَنَبِّھْنَا عَنْ نَّوْمَةِ الْغٰفِلِیْنَ

اور ہمیں جگادے غافلانہ نیند سے

وَارْزُقْنَا شَفَاعَةَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اور ہمیں نصیب فرما شفاعت پیغمبروں کے سردار کی

وَادْخِلْنَا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ اٰمِنِيْنَ

اور ہمیں داخل فرما جنّت میں سلامتی و امن کے ساتھ

وَاحْشُرْنَا مَعَ الْمُتَّقِيْنَ

اور ہمارا حشر فرما مُتّقیوں کے ساتھ

وَخَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ

اور ہمیں دوزخ سے بچا

يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ

اے پناہ دینے والے اے پناہ دینے والے اے پناہ دینے والے

وَقِنَا رَبَّنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ لَنَا

اور ہمیں اے ہمارے رب اس امر کی بُرائی سے بچا جو ہمارے مُقدر میں ہے

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اور ہمیں عذاب جہنّم سے بچا۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اے اللہ بخش دے اُمّت کو ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ اُمَّةَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اے اللہ اُمّت پر رحم فرما ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

اَللّٰھُمَّ انْصُرْ اُمَّةَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اے اللہ اُمّت کو نُصرت دے ہمارے سردار حضرت مُحمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم کی۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِاُمَّةِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اے اللہ اُمّت کو فتح دے ہمارے سردار حضرت مُحمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم کی۔

اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ اُمَّةَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اے اللہ اُمّت کو نیک کر ہمارے سردار حضرت مُحمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم کی۔

اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ عَنْ اُمَّةِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اے اللہ اُمّت کی مُشکلات دُور فرما ہمارے سردار حضرت مُحمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم کی۔

اَللّٰھُمَّ کَرِّمْ اُمَّةَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اے اللہ اُمّت پر کرم فرما ہمارے سردار حضرت مُحمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم کی۔

اَللّٰھُمَّ عَظِّمْ اُمَّةَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اے اللہ اُمّت کی تعظیم فرما ہمارے سردار حضرت مُحمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم کی۔

اَللّٰھُمَّ تَجَاوَزْ عَنْ اُمَّةِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اے اللہ اُمّت کی خطاؤں سے درگزر فرما ہمارے سردار حضرت مُحمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم کی۔

اَللّٰھُمَّ

اے اللہ

يَا حَبِيْبَ التَّوَّابِيْنَ تُبْ عَلَيْنَا

اَے توبہ کرنے والوں کے دوست ہماری توبہ قبول فرما

وَيَا اَمَانَ الْخَآئِفِيْنَ اٰمِنَّا

اَے ڈرنے والوں کو بے خوف کرنے والے ہمیں نڈر بنا دے

وَيَا دَلِيْلَ الْمُتَحَيِّرِيْنَ دُلَّنَا

اَے بھٹکے ہُوؤں کے رہنُما ہمیں راہ دِکھا

وَيَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنَا

اَے فریادیوں کے فریاد رَس ہماری فریاد کو پہنچ

وَيَا رَجَآءَ الْمُنْقَطِعِيْنَ لَا تَقْطَعْ

اَے نااُمّیدوں کی اُمّیدگاہ نہ توڑ

رَجَآءَنَا

ہماری آس

وَيَا رَاحِمَ الْعَاصِيْنَ اِرْحَمْنَا

اَے گُناہ گاروں پر رحم فرمانے والے ہم پر رحم فرما

وَيَا هَادِيَ الْمُضِلِّيْنَ اِهْدِنَا

اَے بھٹکے ہُوؤں کو راہ بتانے والے ہمیں راہ بتا

وَيَا غَافِرَ الْمُذْنِبِيْنَ اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَ

اور اے خطا کاروں کو معاف کرنے والے ہمیں معاف فرما ہمارے گُناہ اور

كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ؕ

ہماری بُرائیاں مٹا دے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ موت دے۔

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عُيُوْبَنَا

اے اللہ! ہمارے عیبوں کو چھپالے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ ذُنُوْبَنَا

اے اللہ! ہمارے گُناہ بخش دے

اَللّٰهُمَّ احْفَظْ قُلُوْبَنَا

اے اللہ! ہمارے دِلوں کی حفاظت کر

اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ صُدُوْرَنَا

اے اللہ! ہمارے سینے کھول دے۔

اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قُبُوْرَنَا

اے اللہ! ہماری قبریں رَوشن فرما۔

اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وُجُوْهَنَا

اے اللہ! ہمارے چہرے رَوشن کر

اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ اُمُوْرَنَا

اے اللہ! ہمارے کام آسان فرما۔

اَللّٰهُمَّ حَصِّلْ مُرَادَنَا

اے اللہ! ہماری مُراد حاصل ہو۔

اَللّٰهُمَّ تَمِّمْ تَقْصِيْرَنَا

اے اللہ! ہمارے قصُور معاف فرما۔

اَللّٰهُمَّ نَجِّنَا مِمَّا نَخَافُ

اے اللہ! جس سے ہمیں ڈر لگتا ہے اس سے بچا

يَا خَفِيَّ الْاَلْطَافِ

اے پوشیدہ مہربانیوں والے!

وَيَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ

اور اے وسیع بخشش والے!

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنَ الْعِلَّةِ

اے اللہ ہمیں محفوظ فرما بیماری سے

فِى الْغُرْبَةِ

غُربت کی

وَمِنَ الْمَذَلَّةِ عِنْدَ الشَّيْبَةِ

اور ذِلّت سے بُڑھاپے میں

وَمِنَ الْفَضِيْحَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اور رُسوائی سے قیامت کے دِن

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَيْنَا وَلِمَشَائِخِنَا

اے اللہ! ہمیں بخش دے اور ہمارے ماں باپ کو اور ہمارے بزرگوں کو،

وَلِاُسْتَاذِيْنَا وَلِاَصْحَابِنَا وَلِاَحْبَابِنَا

اور ہمارے اُستادوں کو اور ہمارے دوستوں کو اور ہمارے پیاروں کو

وَلِعَشَائِرِنَا وَلِقَبَائِلِنَا وَلِمَنْ لَّهٗ

اور ہمارے رشتہ داروں کو اور ہمارے قبیلے والوں کو اور جس جس کا

حَقٌّ عَلَيْنَا وَلِجَمِيْعِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا

ہم پر حق ہے اور ہمارے سردار (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی

مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

ساری اُمّت کی مغفرت فرما۔ ان پر صلوٰۃ و سلام ہو۔

وَقِنَا رَبَّنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ لَنَا

اَے ہمارے رب وہ جو ہمارے لئے مُقدر ہو چکی ہے اس کے شر سے بچا۔

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَقِنَا عَذَابَ الْقَبْرِ

اور ہمیں عذابِ جہنم سے بچا۔ اور ہمیں قبر کے عذاب سے بچا۔

وَقِنَا عَذَابَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

اور ہمیں قیامت کے دِن کے عذاب سے بچا۔

وَاحْشُرْنَا مَعَ الْمُتَّقِيْنَ وَالْاَبْرَارِ

اور (قیامت کے روز) ہمیں پرہیزگاروں اور نیکوں کے ساتھ اُٹھانا۔

اَللّٰهُمَّ

اَے اللہ

بِحُرْمَةِ هٰذِهِ الْاَوْرَادِ الْفَتْحِيَّةِ

اِس اورادِ فتحیّہ کے طُفیل

اِفْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ الْعِنَايَاتِ وَالْكَرَامَةِ

ہم پر کھول دے دروازے عنایتوں اور بخششوں کے

وَوَفِّقْنَا لِلطَّاعَاتِ وَالْعِبَادَاتِ

اور ہمیں توفیق دے اپنی اِطاعت اور عبادت کی

وَاحْفَظْنَا مِنَ الْاٰفَاتِ وَالْبَلِیَّاتِ

اور ہمیں حفاظت میں رکھ آفتوں اور بلاؤں سے

وَبَارِکْ لَنَا فِی الرِّزْقِ وَالْحَسَنَاتِ ط

اور برکت عطا فرما ہمارے رزق اور نیکیوں میں

اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا

اے اللہ ہمیں بچا

یَا فَیَّاضُ مِنْ جَمِیْعِ الْبَلَایَا وَالْاَمْرَاضِ ط

اے فیاض ہمیں بچا تمام بلاؤں اور بیماریوں سے

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا

اور اللہ تعالیٰ کا دُرُود اس کی بہترین مخلوق ، ہمارے سردار (حضرت)

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

مُحمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کی تمام آل اور اصحاب پر۔

بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

تیری (خاص) رحمت کے ساتھ اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

# ملنے کے پتے

لاہور — (ا) ڈاکٹر رضوان احمد ملک
ڈاکٹر نعمان احمد ملک
الرّمضان، ۲۰ ۔ بی نیو مسلم ٹاؤن ○ لاہور

(ب) سادات ہمدانیہ کونسل پاکستان
معرفت فیض الرحمان ہمدانی، منصورہ مُلتان روڈ ○ لاہور

راولپنڈی — صدّیق راعی
۹۴۱ ، ڈھوک حیات، سیٹلائٹ ٹاؤن ○ راولپنڈی

مُلتان — پروفیسر شکیل الرحمان قریشی
شعبۂ کیمسٹری ، گورنمنٹ کالج ○ مُلتان

بہاول پور — پروفیسر ڈاکٹر اے آر ہمدانی
سابق پرنسپل قائدِ اعظم میڈیکل کالج ○ بہاول پور

# یادداشتیں اور حوالے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# اَلرّمضان فاؤنڈیشن ٹرسٹ

## جھنگ صدر کا مشن

کہتے ہیں کہ جب نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو زندہ جلانے کے لیئے ایک نہایت ہیبت ناک آگ کا الاؤ روشن کیا تو چشم فلک نے دیکھا کہ ایک ننھا سا ابابیل اپنی چونچ میں دو تین قطرے پانی کے لیے بڑے اضطرار کے عالم میں اُس ہیبت ناک آگ کی طرف اُڑا جا رہا ہے۔ کسی نے پوچھا میاں اِتنی بے تابی کے ساتھ کہاں کا ارادہ ہے؟ بولا: "نمرود کی آگ بجھانے جا رہا ہوں۔" کہا: "اے نادان پرندے کیا پانی کے یہ چند قطرے جو تمہاری چونچ میں ہیں، نمرود کی آگ سرد کر دیں گے؟"

ننھا ابابیل بولا: "مجھے معلوم ہے کہ میری یہ کمزور سعی اس سلسلے میں کچھ بھی کام نہ دے گی۔ لیکن میں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ جب نمرود کی آگ بجھانے والوں کی فہرست بنائی جائے گی تو اس میں میرا نام بھی ضرور شامل کیا جائے گا۔"

اِنسانی نفرتوں کے باطل الاؤ کو بجھانے اور محبتوں کے جہانِ نو تعمیر کرنے کا اَلرّمضان فاؤنڈیشن ٹرسٹ نے عزم کیا ہے۔

اَلرّمضان فاؤنڈیشن ٹرسٹ کی یہ حقیر سعی روایتی ننھے ابابیل کی سعی سے کچھ بھی زیادہ نہیں۔ لیکن جذبہ وُہی ہے جو ننھے ابابیل کے دِل بے تاب میں تھا۔

یعنی اللہ تعالےٰ کی رضا کی خاطر اپنی توفیق کے مطابق باطل الاؤ کو سرد کرنے کا جذبہ۔

ISBN 969-503-135-8

الفیصل
ناشران و تاجران کتب
اُردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# الرمضان فاؤنڈیشن ٹرسٹ

## جھنگ صدر کا مشن

کہتے ہیں کہ جب نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو زندہ جلانے کے لیے ایک نہایت ہیبت ناک آگ کا الاؤ روشن کیا تو چشمِ فلک نے دیکھا کہ ایک ننھا سا ابابیل اپنی چونچ میں دو تین قطرے پانی کے لئے بڑے اضطرار کے عالم میں اُس ہیبت ناک آگ کی طرف اُڑا جا رہا ہے۔ کسی نے پوچھا میاں اِتنی بے تابی کے ساتھ کہاں کا ارادہ ہے؟ بولا: "نمرود کی آگ بُجھانے جا رہا ہوں۔" کہا: "اے نادان پرندے کیا پانی کے یہ چند قطرے جو تمھاری چونچ میں ہیں، نمرود کی آگ سرد کر دیں گے؟"

ننھا ابابیل بولا: "مجھے معلوم ہے کہ میری یہ کمزور سعی اِس سلسلے میں کچھ بھی کام نہ دے گی۔ لیکن میں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ جب نمرود کی آگ بُجھانے والوں کی فہرست بنائی جائے گی تو اس میں میرا نام بھی ضرور شامل کیا جائے گا۔"

اِنسانی نفرتوں کے باطل اَلاؤ کو بُجھانے اور محبّتوں کے جہان کو تعمیر کرنے کا الرمضان فاؤنڈیشن ٹرسٹ نے عزم کیا ہے۔

الرمضان فاؤنڈیشن ٹرسٹ کی یہ حقیر سعی روایتی ننھے ابابیل کی سعی سے کچھ بھی زیادہ نہیں لیکن جذبہ وُہی ہے جو ننھے ابابیل کے دِل بے تاب میں تھا۔

یعنی اللہ تعالےٰ کی رضا کی خاطر اپنی توفیق کے مطابق باطل اَلاؤ کو سرد کرنے کا جذبہ۔

ISBN 969-503-135-8

الفیصل
ناشران و تاجرانِ کتب
اُردو بازار لاہور

# اورادِ فتحیہ



مُصنف:
علی ثانی خواجہ سید علی ہمدانی قدس اللہ سرہٗ

تعارف و ترجمہ
نذیر نقشبندی